(اوم ہری)

ہندو سناتن دھرم کے سدھانت پر زبردست بحث کرنیوالا ہندوستان بھر میں اول درجہ

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥ } गीता

ارجن لاہور

مالک و ایڈیٹر راج نارائن شرما کھٹ شاستری ودیانتی

قیمت سالانہ ہندوستان میں … ممالک غیر میں …	شہر لاہور (پنجاب) سے ہر مہینے شائع ہوتا ہے بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ماہ بھادوں سمت ۱۹۷۴ بکرمی	جلد ۵ نمبر (۱)

پنڈت راج نارائن شرما پبلشر نے یونین سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا چند پرنٹر چھپوا کر دفتر "ارجن" واقع موتی بازار شہر لاہور سے شائع کیا۔

خاص بات

رسالہ ارجن لاہور کے اصلی روپ میں آنیکی ضرورت

(سناتن دھرم سبھائیں اور دیگر ناظرین غور سے پڑھیں)

تقریباً ۲۲ سال تک آریہ سماج میں رہکر ہم نے جب سنہ ۱۹۱۵ء میں آریہ سماج کو اس لیئے چھوڑا تھا کہ وید آدی ست شاستروں کے بخوبی مطالعہ کے بعد ہمیں آریہ سماج کا سدھانت محض کپول کلپت اور بناوٹی معلوم ہوا۔ تو اُن دنوں ارجن بہت اچھی حالت میں تھا اور ہماری آمدنی پینتیس ۳۵ روپیہ روزانہ کی تھی۔ ہم نے ایک خاص تحقیقات کے بعد جب ارجن میں بھی اس تحقیقات کا نتیجہ لکھنا شروع کیا تو چونکہ ارجن کے سب کے سب ہی خریدار آریہ سماجی تھے۔ وہ ارجن کی خریداری چھوڑنے لگے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ارجن کے خریداران کی معقول تعداد گھٹ کر صرف قریباً ایک ہزار رہ گئی تو ہمیں خیال ہوا کہ اگر اسی طرح تعداد اشاعت گھٹتی رہی تو ہمیں خسارہ رہے گا۔ لہذا ہمنے مجبوراً ارجن کی اشاعت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۵ء میں عارضی طور پر روک دی تھی۔ اور اسی طرح ہم نے اپنی معقول آمدنی کو وید آدی ست شاستروں کے اوپر یا یہ کہنا چاہیئے کہ ستیہ اور دھرم کے اوپر قربان کر دیا تھا۔ اس کے بعد ہمارا ارادہ خاموشی کی زندگی بسر کرنے کا تھا لیکن ہمارے خیالات سناتن دھرمی ہونے کے ساتھ ہی جن صاحبان نے دھرم پرچار کے لئے مجبور کیا۔ ان میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

پنڈت دلیا رام جی اڈیٹر سناتن دھرم پرچارک لاہور۔ بابو مراری لال جی ایگزیکٹو سکرٹری سناتن دھرم منڈل پنجاب شری مان پنڈت جوالا پرشاد جی مشر مرادآبادی سورگباسی وغیرہ وغیرہ

ہم کھلے طور پر پرچار کیلیئے تیار ہو گئے۔ اس اثنا میں ہم نے جو کام کئے ان کا خلاصہ ارجن میں کہیں آگے دیا جاویگا۔ اس کے ساتھ ہی شری مان پنڈت جوالا پرشاد جی اور دیگر کئی پنڈتوں نے

نے اور سناتن دھرم سبھاؤں وغیرہ نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم رسالہ ارجن لاہور کو اب اصلی روپ میں نکالیں۔ چنانچہ آج ارجن اپنے اصلی دھنش اور بان کو ہاتھ میں لے کر اپنے رکھشک اور سارتھی بھگوان کرشن چندر آنند کند پریم آنند دینے والا نام لیکر دھرم روپی میدان میں آتا ہے ارجن صرف چند مہینوں میں دکھلائیگا کہ اس کی ہستی سناتن دھرم کیلئے کس قدر ضروری اور نہایت مفید ہے۔

جن صاحبان کی درخواست خریداری آچکی ہیں اُن کے نام یہ پہلا ہی پرچہ بذریعہ وی۔ پی۔ عـہ/ روپیہ بھیجا جاتا ہے اور جن کے نام یہ پرچہ بطور نمونہ جاتا ہے وہ یا تو سالانہ قیمت ڈھائی روپیہ خود ہی جلد بھیجدیں۔ یا ہمیں وی۔ پی کیلئے لکھدیں۔ اور ہر ایک سناتن دھرمی کا فرض ہے کہ وہ ارجن کے لئے جس قدر بھی نئے خریدار بنا سکیں بہت جلد بھیجدیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ رسالہ ارجن ہر مہینے بڑھ چڑھ کر نکلے اور اپنے خریداروں کے دلوں میں سچا دھارمک اور قومی جیون پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکے۔ ادم شم

دھرم سیوک

راج نارائن شرما کھت شاستری مالک و ایڈیٹر رسالہ ارجن

لاہور

اوم

شریمد بھگوت گیتا (اردو ترجمہ)

بھومنڈل میں شریمد بھگوت گیتا کے انیکوں ترجمے ہوئے ہیں۔ بھگوان شری شنکر آچاریہ نے بھگوت گیتا کا جو بھاشیہ کیا ہے اُس سے بہتر کیا بلکہ اسکے برابر بھی بھاشیہ کرنے کی اب کسی میں شکتی نہیں۔ اور بھی بہت ودوانوں نے بھگوت گیتا کے ترجمے کئے ہیں۔ اس صورت میں ہمیں قلم اُٹھانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن یہ ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ اگرچہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے بھگوت گیتا کے متعدد پرمان اپنی کتابوں میں دئے ہیں اور کسی جگہ بھی بھگوت گیتا کا کھنڈن نہیں کیا۔ لیکن اُن کے پیرو آریہ سماجی آجکل بھگوت گیتا پر طرح طرح کے خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ اور جس طرح سوامی دیانند نے وید آدی ست شاستروں سے صرف اپنے مطلب کے پرمان لے لئے باقی کو ہاتھ تک نہیں لگایا اسی طرح آریہ سماجیوں کا عمل ہو رہا ہے وہ اپنے مطلب کی باتیں تو گیتا کی مانتے ہیں لیکن جن شلوکوں کا مطلب اُن کے توبہن گھڑت سدھانتوں کے خلاف ہے ان شلوکوں کو وہ بعد میں ملائے ہوئے کہتے ہیں چنانچہ آریہ سماجیوں نے گیتا پر جو ٹیکائیں کی ہیں ان میں ان امور کو صاف طور پر لکھا ہے۔ لہذا ہم ضرورت سمجھتے ہیں کہ ارجن میں بھگوت گیتا کا اردو ترجمہ اول سے شروع کریں اور جن جن شلوکوں کو آریہ سماجی لوگ غلط اور بعد کا ملایا ہوا بتاتے ہیں۔ ان کا مقابلہ ویدوں اور شاستروں وغیرہ سے کرکے انکو تصویر کا اصلی رخ دکھایا جائے۔ اس سلسلہ میں مشکل شلوکوں کا مطلب تشریح کے ساتھ معہ دلائل لکھا جائیگا۔ جس سے ان لوگوں کو بھی مزید واقفیت حاصل ہوگی جو بھگوت گیتا کو روز پڑھتے ہیں۔ ارجن میں شلوک نہیں دئے جائینگے صرف شلوکوں کا نمبر وار ترجمہ ہی ہوگا۔

دہرم سیوک۔ راج نارائن شرما کھٹ شاستری

پہلا ادھیائے

دہرتراشٹر بولے

اے سنجے (پنڈت)! دہرم کھشیتر کوروکشیتر میں خواہش جنگ رکھنے والے میرے پتر اور پانڈو کے پتروں نے یکجا جمع ہو کر کیا کچھ کیا؟

سنجے بولے

پانڈوں کی فوج کو باقاعدہ صف آرا دیکھ کر راجہ دریودھن نے آچاریہ (دروناچاریہ) کے پاس جا کر یہ کہا۔ (۲)

اے آچاریہ! دیکھئے پانڈوں کی اس بہت بڑی فوج کو آپ کے ہوشیار شِشیہ (شاگرد) دروپد کے پُتر نے کس طرح باقاعدہ صف بستہ کیا ہے (۳)

اس جنگ میں بھیم اور ارجن کی مانند بڑے دھنردھاری کھشتری اور راجگان اور مہارتھی دروپد (۴) دھرشٹ کیتو چیکتان اور ویریہ وان کاشی راج اور پُرجت کُنتی بھوج اور انسانوں میں افضل درجہ رکھنے والا شیبو (۵)

اور بہادر یُدھامنیو اور ویریہ وان اُتموجا۔ سوبھدرا اور دروپدی کے پُتر سب ہی مہارتھی ہیں (۶)

اے دوِج اُتم! ہمارے بہادروں میں جو خاص خاص آدمی ہیں اُن کو بھی سن لیجئے۔ جو میری سینا کے نایک ہیں۔ ان کو نام ظاہر کرنے کے لئے آپ سے کہتا ہوں (۷)

آپ اور بھیشم اور کرن اور سبھا کو جیتنے والا کرپاچاریہ اشوتھاما اور وکرن اور سوم دت کا پُتر (۸) اور بھی بہت سے بہادر ہیں جو میرے لئے اپنی زندگی قربان کرنے والے ہیں طرح طرح کے اسلحہ چلانے والے سب کے سب جنگ کیلئے تیار ہیں۔ (۹)

لیکن بھیشم سے رکھشا کی ہوئی (یعنی بھیشم کی سپہ سالاری والی) فوج ناکافی ہے اور ان (پانڈوں) کی فوج بھیم سے رکھشا کی ہوئی کافی ہے۔ (۱۰)

لہٰذا تمام مورچوں پر بقدر مقررہ مدمقابل ہوتے ہوئے آپ سب بھیشم ہی کی حفاظت کریں (۱۱)

تب اُس (دریودھن) کی خوشی کو بڑھاتے ہوئے کوروؤں میں بزرگ بااقبال پتامہا (بھیشم) نے شیر کی طرح گرج کر باآواز بلند شنکھ کو بجایا (۱۲)

اس کے بعد شنکھ اور بھیری (ایک باجا جس کو تُرہی کہتے ہیں) تاشے اور گومکھ (ایک قدیم باجہ) ہزارہا بجائے جانے لگے جس سے بڑا شور برپا ہو گیا۔ (۱۳)

پھر سفید گھوڑوں سے جتے ہوئے بڑے رتھ میں براجمان شری کرشن اور ارجن نے دِویہ شنکھوں کو بجایا (۱۵)

شری کرشن نے پانچ جنیہ کو۔ ارجن نے دیودت کو۔ ڈرائنے کرم کرنے والے بھیم نے پونڈر مہا سنکھ کو بجایا (۱۵)
کنتی کے پتر راجہ یدھشٹر نے اننت وجے کو نکل نے سوگھوش اور سہدیو نے منی پشپک کو بجایا (۱۶)
نوٹ۔ شلوک نمبر ۵ اور ۱۶ میں ۱-۲-۳-۴-۵-۶ جن پر نشان لگائے گئے ہیں یہ ان جنگجوؤں کے نام ہیں جو آغاز جنگ کے وقت بجائے گئے تھے۔
بڑے دھنردھاری کاشی راج اور مہارتھی شکھنڈی۔ دھرشٹدیمن اور وراٹ اور نہ ہارنے والا ساتیکی (۱۷)
اے راجن! دروپد اور دروپدی کے پتر اور بڑا زور آور سبھدرا کا پتر سب نے الگ الگ سنکھوں کو بجایا۔ (۱۸)
اے دھرت راشٹر! آپ کے پتروں کے دلوں کو ان اکاش اور پرتھوی میں شور برپا کرنے والے گھور شبدوں نے بھید ڈالا۔ (۱۹)
پھر اے دھرت راشٹر! آپ کے پتروں کو میدان میں ڈٹے ہوئے دیکھ کر ارجن نے دھنش چڑھا کر تیر چھوڑنے کا ارادہ کر کے (۲۰)
ہے راجن! تب (ارجن) نے شری کرشن سے یہ کہا کہ اے کرشن! میرا رتھ دونوں افواج کے درمیان کھڑا کرو (۲۱)۔
(تاکہ) تب تک میں ان جنگجوؤں کو دیکھوں کہ اس میدان جنگ میں مجھے کن کے ساتھ لڑنا چاہیئے (۲۲)
جو دھرت راشٹر کے پتر (دریودھن) درمتی کی میدان جنگ میں حمایت کرنے والے یہاں جمع ہوئے ہیں میں اُن جنگجوؤں کو غور سے دیکھ رہا ہوں۔ (۲۳)

سنجے بولے

اے بھرت کل سلطان راجہ دھرت راشٹر! جب اس طرح ارجن نے کہا تو شری کرشن نے اوتم رتھ کو دونوں (کورو پانڈو) افواج کے درمیان کھڑا کر کے (۲۴) (ارجن سے کہا کہ)
اے ارجن! بھیشم اور درونا چاریہ جن کے سرلشکر ہیں۔ ان تمام یکجا جمع شدہ کورو بنشی راجاؤں کو دیکھو (۲۵)
وہاں پر ارجن نے پتیان اور پتا مہاؤں۔ آچاریوں۔ اور ماموں۔ بھائیوں۔ پتروں۔ پوتروں وغیرہ

کو دیکھا (۲۶)۔

سسروں اور شبھ چنتکوں کو دونوں افواج میں دیکھا وہ ارجن ان جملہ رشتہ داروں کو جنگ کے لئے تیار دیکھ کر (۲۷)

بڑی کرپا سے بھرا ہوا افسوس کرتا ہوا یہ کہنے لگا کہ ہے کرشن! سامنے کھڑے ہوئے بر سر جنگ رشتہ داروں کو دیکھ کر۔ (۲۸)

میرے اعضائے جسمانی بیکار ہو رہے ہیں۔ منہہ خشک ہوا جاتا ہے۔ جسم میں رعشہ پیدا ہو رہا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں (۲۹)

(میرا) گانڈیو دھنش ہاتھ سے گرا جاتا ہے جسم کی کھال جلی جاتی ہے۔ میں کھڑا نہیں رہ سکتا میرا من گھوم رہا ہے (۳۰)

اے کیشو (شری کرشن)! میں اُلٹے شگن (شگون) دیکھتا ہوں۔ اور میں اپنے رشتہ داروں کو جنگ میں مار کر کوئی بھلائی بھی نہیں دیکھتا (۳۱)

نوٹ :- سوامی دیانند نے شریمد بھگوت گیتا کے شلوک اپنی کئی کتابوں میں بطور پرمان دیئے ہیں اور کسی جگہ اسکو اپرمانک (غیر مستند) اور غلط کتاب نہیں لکھا لیکن سوامی دیانند نے شگون اور جیوتش وغیرہ کو غلط لکھا ہے مگر بھگوت گیتا کے اس شلوک میں صاف طور پر شگون کا ذکر کرتا ہے یعنے ارجن کہتا ہے کہ میں اُلٹے شگون دیکھتا ہوں گویا شگون ایسے نظر آتے ہیں کہ جن سے اس جنگ کا نتیجہ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ شریمد بھگوت گیتا کا یہ شلوک تو غلط ہو نہیں سکتا۔ البتہ اس سے سوامی دیانند کے وہ لیکھ صاف غلط ثابت ہوتے ہیں۔

اے کرشن! میں فتحیابی۔ سلطنت اور سکھ کو نہیں چاہتا۔ اے گووند! ہمیں سلطنت اور (اچھے) بھوگوں اور جیون سے کیا (فائدہ ہے)۔ (۳۲)

ہماری سلطنت۔ ہمارے بھوگ اور سکھ جن کے لئے ہیں وہ تو اپنی جانوں اور دولت کو چھوڑ کر میدان جنگ میں سامنے کھڑے ہیں۔ (۳۳)

گورو۔ باپ۔ بیٹے۔ دادے۔ ماما۔ سسر۔ پوتے۔ سالے اور دیگر رشتہ دار (یہی سب لوگ) ہیں۔ (۳۴)

(باقی آئندہ)

اوم

منڈک اُپنشد کا ترجمہ

بھومکا۔ ویدوں میں تمام دنیا بیج روپ ہیں جس طرح بیج کو دیکھ کر یہ نہیں بتلایا جا سکتا کہ اس کے اندر کیسی شاخیں ہیں۔ کیسے پھول ہیں کیسے پھل ہیں اسی طرح بیج روپی دویا ویدوں سے ان پرم رہسیہ۔ پوشیدہ بھیدوں اور باریکیوں کا پتہ لگانا۔ عام آدمیوں کیلئے مشکل ہے۔ لہٰذا ادھکاری پرشوں کی سہولیت کیلئے رشیوں نے ویدوں کے رہسیہ کو نکال کر تشریح و توضیح کے ساتھ الگ رکھدیا ہے۔ ان تشریحات ہی کا نام اُپنشد ہے۔ گویا یہ سمجھنا چاہئے کہ وید پھول ہیں اور اُپنشد اُن کے عطر ہیں۔ جس طرح پھول تو عام آدمی ہار بنا کر گلے میں ڈال سکتے ہیں لیکن عطر خاص خاص شوقین ہی استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح وید دوج ماتر (براہمن کھشتری۔ ویش) کیلئے ہیں لیکن ان سے نکلے ہوئے عطر روپی رہسیہ اُپنشد دوج ماتر میں سے صرف اُن لوگوں کیلئے ہیں جو گیان کانڈ اور کرم سے گذر کر اُپاسنا کانڈ میں پہنچکر تتو گیان کے دوارا موکھش کے خواستگار یعنی ممکشو ہیں۔ ایسے لوگوں کو ادھیکاری کہتے ہیں اور یہ لوگ ہی اُپنشدوں کی باریکیوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اُپنشدوں میں وہ اعلیٰ معراج دکھایا گیا ہے جہاں پہنچکر تمام جگت خواب کی مانند بالکل تُھچھ یا نظر ہیچ آتا ہے صرف ایک آنند سروپ پربرہمہ ہی بھاستا ہے اور واقعی جس کے سوائے اور کوئی ہے آنادی نہیں وہی مایا کی اوپادھی سے جگت روپ ہے۔ اور جگت روپ ہوتا ہوا جگت کی آلائشوں سے الگ ہے۔ اس کو پورت واد کہتے ہیں جس کا دوسرا نام شُدّہ آدویت ہے یہی ویدوں کا صلیہ سدھانت ہے اور اسی کا نادو گیان شنکر آچاریہ نے بجایا تھا۔ اس درجہ میں پہنچکر جب جگیاسو اصلی راز کو معلوم کرتا ہوا اپنے آتم تتو کا انوبھو کرتا ہے تب اس کو اسی آتم تتو میں برہمہ تتو کے درشن ہوتے ہیں جس کے بعد اس کے جنم مرن روپی دکھوں کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی پرم پد ہے۔ پرم گتی ہے۔ پرم دھام ہے مکتی ہے۔ موکھش ہے۔ اور اسکی پراپتی کیلئے جیوں کو بار بار جنم مرن کے سلسلہ میں آنا جانا پڑتا ہے۔ لہٰذا جگیاسوؤں اور ادھیکاریوں کی واقفیت کیلئے ارجن میں اُپنشدوں کے سلیس ترجموں کا بھی سلسلہ شروع کیا جاتا ہے۔ منتر نہیں دیئے جائینگے صرف اردو

ترجمہ ہوگا اور مشکل منتروں کی تشریح دلایل کے ساتھ ہوگی - جن کے سامنے آریہ سماج کا دویت نہیں بلکہ تریت واد اس طرح بھاگ جائیگا جیسے گایتری منتر کے جاپ سے بھوت بھاگ جاتے ہیں۔ پہلے منڈک اپنشد کے ترجمے کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے اس کے ختم ہونے پر کسی دوسرے اپنشد کو لیا جائیگا - یہ منڈک اپنشد اتھروید سے تعلق رکھتا ہے - چاروں ویدوں میں وگیان کانڈ کا اپنک اتھروید ہے - اس سے ایسی رہسیہ کی باتیں نکال کر ان کی تشریح کرنے والے مہرشی منڈک تھے - ان کے نام سے ہی ان کا یہ اپنشد مشہور ہوگیا - اس اپنشد کے ترجمے سے ناظرین کو بہت سی سدھانت کی واقفیت حاصل ہوگی - ناظرین اس کو غور سے پڑھیں اور جو مطلب کسی کو اس کا یا اور کسی سلسلہ کا سمجھ میں نہ آئے تو وہ ہم سے بذریعہ خط وکتابت دریافت کر سکتے ہیں -

اوم شانتی - شانتی - شانتی -

دھرم سیوک راج نارائن شرما کھٹ شاستری

پہلا منڈک - پہلا کھنڈ

دیوتاؤں میں سب سے پہلے برہما پرگٹ ہوا - (جو) اس سرشٹی کا پیدا کرنے والا اور اس چراچر جگت کی رکشا کرنے والا ہے اس نے تمام ودیاؤں کی آدھار بھوت برہم ودیا کا اپدیش بڑے لڑکے اتھروا کو کیا (۱)

نوٹ - آریہ سماج کی کتب ستیارتھ پرکاش اور رگویدادی بھاشیہ بھومکا میں لکھا ہوا ہے کہ ویدوں کا گیان سب سے پہلے چار رشیوں اگنی - وایو - آدتیہ - اور انگرا پر ہوا تھا - اور بعض سماجی پنڈتوں نے اس پر بحث کی ہے کہ پہلے چاروں ویدوں کا گیان ان چار رشیوں پر ہی ہوا - اور ان سے برہما نے ویدوں کو حاصل کیا - لیکن منڈک اپنشد کا یہ منتر بالکل صاف طور پر بتلاتا ہے کہ اس سرشٹی کے اتپتی کرتا اور رکھشک برہما جی تھے جنھوں نے سب سے پہلے برہم ودیا کا اپدیش اپنے بڑے لڑکے اتھروا کو کیا - جب سرشٹی کے اتپتی کرتا ہی برہما ثابت ہوتے ہیں تو اگنی - وایو وغیرہ چار رشی ان سے پہلے کس طرح ہو سکتے تھے؟ یہ وہ منڈک اپنشد ہے جس کے پرمان سوامی دیانند نے کئی جگہ دیئے ہیں اور جس کو ستیارتھ پرکاش اور رگویدادی بھاشیہ بھومکا میں پرمانک کتاب

(مستند) تسلیم کیا ہے۔ ابھی اگلے منتروں کو غور سے پڑھیئے۔

جس برہمہ ودیا کا اُپدیش برہمانے اتھروا کیلئے کیا۔ (اوس) تمام برہمہ ودیا کو اتھروانے سب سے پہلے رشی انگی کو کہا اوس انگی رشی نے بھاردواج گوتر والے ستیہ واہ رشی کے لئے اوسکا اُپدیش کیا ستیہ واہ رشی نے اپنے شِشیہ (شاگرد) انگرا رشی کے لئے پراور۔ اَور تمام علوم کی جاننے والی ودیا کا اپدیش کیا۔ (۲)

نوٹ:- گویا برہمانے برہمہ ودیا کا اُپدیش اپنے لڑکے اتھرو کو کیا اور اتھروانے وہ ودّیا انگی رشی کو بتائی۔ تب اس کا سلسلہ آگے اس طرح بڑھا کہ انگی رشی نے وہ ودّیا ستیہ واہ رشی کو بتائی اور ستیہ واہ رشی نے وہ ودّیا انگرا رشی کو بتائی۔ لیکن آریہ سماجیوں کا یہ سدھانت ہے کہ انگرا رشی پر سب سے پہلے اتھرو وید نازل ہوا۔ اگر کوئی آریہ سماجی بڑے سے بڑا پنڈت ان منڈک کے دونوں منتروں سے انگرا رشی پر اتھرو وید کا نازل ہونا ثابت کردے تو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام ملیگا ورنہ ایک اور صرف ایک اسی بات پر ہمارے سامنے لاجواب ہو کر آریہ سماجیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آریہ سماج مندروں کو بند کر کے ان میں آنند کند بھگوان کرشن چندر کی مورتیاں رکھکر ان کا پوجن کیا کریں تاکہ ان کا کلیان ہو۔

پرسدہ بہت بڑی شالا والے شونک رشی کے پتر شونک رشی نے شاستروں کی آگیا نوسار انگرا رشی کے پاس جا کر اس کو گورو بنا کر پوچھا کہ ہے بھگون! کس ایک وستو کے جاننے پر یہ سب کچھ جاننے کے قابل (جگت وغیرہ) خاص طور سے جانا جاتا ہے (۳)

اوس شونک رشی سے انگرا رشی نے صاف طور پر کہا کہ دو طرح کی ودیائیں جاننی چاہیئں جیسا کہ برہمہ گیانی کہتے ہیں وہ دو طرح کی ودّیائیں پرا اور اپرا ودّیا ہیں۔ (۴)

نوٹ:- ویدوں میں یہ دونوں ودیائیں ہیں اپرا ودیا وہ ہے کہ جس سے تمام اشیا کا گیان ہوتا ہے اور پرا ودیا وہ ہے کہ جس سے کیول ایک پر برہمہ جانا جاتا ہے۔ ان ہر دو ودیاؤں کی مزید تشریح اگلے ہی منتر میں آئیگی۔ رشیوں کی ہدایت ہے کہ اپرا ودیا تو تمام آدمیوں کو تبلا دینی چاہیئے۔ لیکن پرا ودیا صرف اپنے بڑے لڑکے کو بتائی جائے تاکہ یہ ودیا خاندان میں محفوظ رہے۔ یا سچّی منتر دھار رکھنے والے شاگرد کو بتانی چاہیئے۔

اُن دونوں پرا اور اپرا ودیاؤں میں رگوید - یجروید - سام وید - اتھروید - شِکشا - کلپ - ویاکرن - نرکت - چھند - اور جیوتش یہ اپرا ودیا میں - اور اس کے علاوہ پرا ودیا وہ ہے کہ جس سے وہ ابناشی برہمہ جانا جاتا ہے - (۵)

نوٹ پرا اور اپرا دو ودیائیں ہیں - اپرا ودیا وہ ہے کہ جس سے تنکے سے لیکر برہمانڈ تک اور برہمانڈ سے لیکر شدھ برہمہ تک سب کا جداگانہ گیان ہوتا ہے اور پرا ودیا وہ ہے کہ جس سے کیول شدھ برہمہ جانا جاتا ہے - اس منتر میں چاروں وید - شکشا (پانینی وغیرہ رشیوں کی بنائی ہوئی وہ کتابیں کہ جن میں ورن اور سور وغیرہ کے اُچارن کی ودھی بتائی گئی ہے) کلپ (یعنی منو کلپ وغیرہ کتابیں) ویاکرن (اشٹادھیائی - مہابھاشیہ - دھاتو پاٹھ وغیرہ) نرکت اور چھند (پنگل اچاریہ کی کتاب سوتر بھاشیہ اور دیگر ایسی ہی کتب) اور جیوتش (گرہ اور نکھشتر وغیرہ کا علم اور ان کے ذریعہ سے ماضی حال و مستقبل کے حالات بتلانے والی کتب) کو اپرا ودیا میں اسلئے رکھا ہے کہ ان تمام کتب سے صرف ایک برہمہ کا گیان نہیں ہوتا بلکہ ان میں ہر طرح کی ودیائیں ہیں برعکس ان کتب کے رشیوں نے اُپنشدوں کو صرف پرا ودیا کی کتابیں بتلایا ہے کیونکہ اگرچہ اُپنشد بیدوں ہی کا نچوڑ ہیں لیکن اُپنشدوں میں صرف برہمہ ودیا ہی ہے -

جو پانچوں گیان اندریوں کا وشے نہیں جو پانچوں کرم اندریوں سے معلوم نہ کیا جا سکے - جس کا کوئی گوتر یعنے کُل یا مُول کارن نہیں - ورن یعنے جرم سے الگ - آنکھوں اور کانوں سے رہت - ہاتھوں و پاؤں کی ضروریات سے علیحدہ - سب جگہ ویاپک - نہایت سوکھشم ہے اور اس ابناشی بنیتہ دبھو کو جو اس چراچر سرشٹی کا کارن ہے - گیانی پرش سب جگہ دیکھتے ہیں (۶)

مطلب - یہاں شدھ برہمہ کا ذکر ہے جو کیول نراکار ہے - وہ سرو ویاپک ہے اوسکو کسی اندری سے معلوم نہیں کیا جا سکتا بلکہ اُسے گیانی لوگ صرف گیان چکھشوؤں ہی سے دیکھتے ہیں - وہ من کا وشے نہیں - بلکہ صرف آتما ہی سے انوبھو کیا جاتا ہے جب اس شدھ برہمہ کے نراکار روپ کو گیانی پرش معلوم کر لیتے ہیں تب ہی اُن کو موکھش ملتی ہے وہ موکھش کی آخری منزل ہے - مگر اس آخری منزل پر پہنچنے کیلئے راستہ کو طے کئے سوائے نہیں پہنچا جاتا - وہ پہلا راستہ اس شدھ برہمہ کا روپ یا سگن برہمہ ہی چونکہ من ساکار ہی - لہذا یہ ساکار ہی شے میں لگتا ہے - اسلئے منتروں میں آتا ہے کہ نراکار شدھ برہمہ من کا وشے

اوم

وگیان پرکاش

(یعنے ستیارتھ پرکاش کا مکمل جواب)

بھومکا۔ جس قدر مت متانتر موجود ہیں ان سب کی کوئی نہ کوئی اپنی کتاب اپنے اصول و مقاصد کے اظہار کرنے والی ضرور ہے۔ ان میں سے بعض فرقوں نے اپنے آپ کو وید آدی ست شاستروں کا ماننے والا کہتے ہوئے بھی اپنے مت کی کتابیں الگ بنائی ہیں ایسے فرقوں میں آریہ سماج کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرستی نے آریہ سماجی سدھانت کے متعلق کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں ستیارتھ پرکاش۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا۔ آریہ بھونے اور سنسکار ودہی خاص کتب ہیں اور انہیں میں مکھیہ کتاب ستیارتھ پرکاش ہے دعوی کیا گیا ہے کہ یہ کتاب عین وید آدی شاستروں کے مطابق ہے لیکن یہ دعوی ایسا ہی ہے جیسا کہ منطق میں بلا دلیل و ثبوت الا دعوی ہوتا ہے اس میں شک نہیں کہ ستیارتھ پرکاش میں بعض مسایل کی بابت ثبوت و دلیل ہیں لیکن وہ ثبوت یعنی شبد پرمان غلط طریق پر ارتھ کر کے دیئے گئے ہیں اور دلایل جس قدر ہیں وہ سب کی سب ایسی ہیں کہ ان پر پرتگیا ابھاس۔ پرتگیا ہانی ارتھانتر۔ ہیتو ابھاس۔ یکشونیہ آپتی۔ ارتھ آپتی۔ ویا گھات۔ آتم آشری وغیرہ ایسے متعدد دوش آپڑتے ہیں۔ کہ جن سے سکندوش ہونا آریا سماج کے لئے امر ناممکن ہے۔

گویا ستیارتھ پرکاش کا سدھانت سروتھا وید ورودھ ہے بالکل اشدھ ہے ہر جگہ دھرم پر پرہار کیا گیا ہے۔ پہلا ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کچھ کچھ وید انکول تھا اور اس لئے اس میں سناتن دھرم کے سدھانتوں کی کئی جگہ صاف طور پر جھلک نظر آتی تھی لیکن چونکہ آریہ سماج کے پرچار میں ایک شکایت چلا آتا تھا۔ لہذا وہ ستیارتھ پرکاش منسوخ کی گئی۔ اور دوسرا ستیارتھ پرکاش ۱۸۸۴ء میں ترمیم و اضافہ کے بعد شایع ہوا۔ مگر اس میں بھی بہت باتیں ایسی رہ گئی تھیں جو اس زمانہ میں گھڑت آریہ سماجی سدھانت کے خلاف تھیں ان کی بابت جب ہم آریہ سماج میں تھے تب ہم نے اور بعض ودشنانند جی سرستی سور گباشی نے شور برپا کیا تھا کہ ان کو ٹھیک کرانا چاہیے چنانچہ آریہ پرتی ندہی

سبھا پنجاب نے بنا ستیارتھ پرکاش شدھ کر کے چھپوانا تجویز کیا جو ماسٹر لچھمن داس رام نگری کو اپنی نگرانی میں چھاپنے کو دیا گیا۔ ماسٹر لچھمن داس رام نگری نے اس ستیارتھ پرکاش کو ہمارے پاس بھیجا تھا تاکہ ہم ترمیم و تنسیخ اور اضافہ وغیرہ کر کے اسکو درست کریں۔ جس کو ہم اپنی علالت کی وجہ سے بہت کم درست کر سکے مگر وہ ستیارتھ پرکاش بھی ۱۹۱۵ء میں چھپ گیا ہے۔

چونکہ پبلک کو غلط راستہ سے ہٹا کر دھرم مارگ پر لانا ضروری تھا۔ لہذا سب سے پہلے ہمارے منتر شری مان پنڈت جوالا پرساد جی مشر دیاوار دہی مراد آبادی سورگ باشی نے ستیارتھ پرکاش کا جواب بنام دیانند تمر بھاسکر ۱۸۹۳ء میں چھپوایا جس کے جواب میں پنڈت تلسی رام جی میرٹھی نے ایک کتاب بنام بھاسکر پرکاش ۱۸۹۷ء میں چھپوائی اس کے جواب الجواب میں پنڈت بلدیو پرشاد جی مراد آبادی نے ایک کتاب بنام دھرم دواکر ۱۸۹۹ء میں طبع کرائی اور ازاں بعد پنڈت جوالا پرشاد جی مشر نے ایک کتاب بنام بھاسکر ابھاس نوارن ۱۹۰۱ء میں چھپوائی یہ کتابیں بڑی زبردست ہیں اور ان کا صحیح جواب ہرگز ہرگز نہیں دیا جا سکتا لیکن ان کتابوں میں خاص خاص باتوں پر جواب دیا گیا ہی

ہم چونکہ تقریباً بائیس ۲۲ سال تک آریہ سماج میں رہ چکے ہیں لہذا ہم آریہ سماج کے لٹریچر اور تمام اندرونی باتوں اور رازوں سے واقف ہیں۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش کے جواب میں ایک ایسی مکمل و زبردست کتاب تیار کی جائے جس میں آریہ سماج کے تمام سدھانتوں کا کھنڈن اور سناتن دھرم کے سدھانتوں کا زبردست منڈن ہو اور جس کو پڑھکر ایک بچہ بھی آریہ سماج کے بڑے پنڈتوں کو لاجواب کر سکے۔ ہم نے یہ ارادہ بہت سی سناتن دھرم سبھاؤں اور بہت سے سناتن دھرمی پنڈتوں کے بار بار مجبور کرنے اور زور دینے پر کیا ہے۔ ایشور کرے کہ ہماری یہ محنت سپھل ہو اور اس کو پڑھکر جہاں سناتن دھرمی اپنے دھرم پر درڑھ رہیں۔ وہاں آریہ سماجی بھی بھگوان کی کرپا سے اپنے باپ دادا کے مارگ یعنے سناتن دھرم کی شرن میں آتے رہیں۔ چونکہ ستیارتھ پرکاش کے پھیلائے ہوئے اگیان کو وید آدی ست شاستروں کے زبردست وگیان سے دور کیا جائیگا۔ لہذا ستیارتھ پرکاش کے اس مکمل جواب کا نام "وگیان پرکاش" رکھا گیا ہے۔ یہ اس کی صرف مختصر بھومکا ہے جسمیں اس کے لکھنے کی غرض و غائت کا اظہار کیا گیا ہے مگر جب اس وگیان پرکاش کو علیحدہ کتاب کی صورت میں چھپوایا جائیگا تب اسکی بھومکا مکمل اور مبسوط لکھی جائیگی۔ ہم آریہ سماج بھائیوں کو چیلنج کرتے ہیں

کہ اگر وہ وگیان پرکاش۔ کا دلیل و ثبوت کے ساتھ جواب چھپوائیں تو ایسے جواب لکھنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام ملیگا۔

دہرم سیوک۔ راج نارائن شرما کھٹ شاستری۔

وِگیانُ پرکاش

سنیارتھ پرکاش کے پہلے سملاس کی سمیکشا

اُپنشد اور منوسمرتی بھی وید ہیں؟ پہلے سملاس میں یہ بتلاتے ہوئے کہ وراٹ اور اندر وغیرہ نام پرمیشور کے بھی آتے ہیں۔ ان امور کا ثبوت دیا گیا ہے جہاں یہ عبارت ہے۔

"دیکھئے ویدوں میں ایسے پرکرنوں (موقعوں) میں اوم آدی پرمیشور کے نام آتے ہیں"۔

اور اس کے نیچے حسب ذیل کتب کے پرمان دیئے گئے ہیں یعنی "چھاندوگیہ اُپنشد۔ منڈک اُپنشد۔ مانڈوکیہ اُپنشد۔ کٹھ اُپنشد۔ منوسمرتی۔ کیولیہ اُپنشد۔ رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروید"۔ گویا اس عبارت میں اُپنشدوں اور منوسمرتی کو بھی وید ہی لکھا گیا ہے لیکن اسی ستیارتھ پرکاش کے آخر میں جو سومنتویہ امنتویہ دیئے گئے ہیں ان میں لکھا ہے کہ صرف چار وید ہی سوتہ پرمان ہیں باقی کتابیں انگ۔ اپانگ۔ اُپنشد وغیرہ ویدوں کے انوکول ہونے سے پرمان ہیں ورنہ اپرمان ہیں

حیرت ہے کہ یہاں اُپنشدوں کو چھوڑ کر منوسمرتی کو بھی ویدوں کے زمرہ میں داخل کیا اور دوسری جگہ ان کتب کو مشکوک بتلایا اور علاوہ ازیں کیولیہ اُپنشد کو سوامی دیانند نے اپنی پرمانک کتابوں میں بھی نہیں دیا لیکن یہاں چونکہ کوئی بات اپنے مطلب کی نظر آئی لہذا کیولیہ اُپنشد کا بھی پرمان دیا گیا۔ آریہ سماجی غور کریں کہ یہ گڑبڑ جھالا کیسا ہے؟ چونکہ رشیوں کا سدھانت واقعی طور پر یہ ہے کہ وید اور اُپنشد ایک ہی ہیں ان میں کوئی خاص فرق نہیں۔ لہذا ستیارتھ پرکاش میں اس جگہ وہی سچی بات قلم سے نکل گئی۔

ایشور کے سو نام کی ایشور کے سو ناموں کا بیان کرتے ہوئے بعض ناموں کی جو عجیب و غریب تشریح کیگئی

ہے اور ان کے مطالب میں جیسی زبردست کھینچا تانی کی گئی ہے وہ ایسی ہو کہ اس پر جتنے بھی ہنسیں تو بجا ہے۔ جتنے نام سناتن دھرمیوں کے اوتاروں۔ اور دیوتاؤں اور گرہوں وغیرہ کے ہیں اُن سب کو ایشور کے ناموں کی فہرست میں داخل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اوتار۔ دیوتا اور نوگرہ وغیرہ کے خیالات الگ کر دئے جائیں۔ لیکن اتنا غنیمت ہے کہ ان ناموں کو ان ویدوں وغیرہ میں سے نہیں اڑا سکے جو آریہ سماجیوں نے اپنے پریسوں میں چھپوا لئے ہیں۔ ہم ان ناموں میں سے صرف چند بطور نمونہ ذیل میں لکھ کر کچھ اظہار خیال کرتے ہیں۔

"علم مجسم ہونے کے باعث منو د پرمیشور کا نام ہے"

سمیکشا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے منو سمرتی کو ویدوں کی ذیل میں کھا ہو کہ اس کے بنانیوالے مہاتما منو تھے اور منو پرمیشور کا نام ہے اور پرمیشور کا کلام وید ہے۔ ورنہ شاستروں میں کسی جگہ بھی منو شبد ایشور واچک نہیں آیا۔ بالکل غلط ہے۔

"تمام جہان بنانے کے باعث برہما نام ایشور کا ہے"

سمیکشا۔ یہ بھی سراسر غلط ہے وید ورُدّہ ہے بالکل اشدھ ہے بلکہ اس کے برعکس دیکھو منڈک اُپنشد کا پہلا منتر جس میں بتلایا ہے کہ "دیوتاؤں میں سب سے پہلے برہما پرگٹ ہوا جس نے برہم ودیا اپنے بڑے لڑکے اتھروا کو سکھائی" اگر برہما ایشور کا نام ہے تو منڈک کے اس منتر کے مطابق اس ایشور کا لڑکا اتھروا بھی ماننا پڑیگا۔ علاوہ ازیں دیکھو شویتا شوتر اُپنشد ادھیائے ۶ منتر ۱۸ جس میں صاف طور پر یہ آتا ہے کہ۔

"جو پرماتما سب سے پہلے برہما کو پیدا کرتا ہے اور جو اُس کے ذریعہ ویدوں کو بھیجتا ہے وغیرہ"

ہمارے ان زبردست اور نہایت صاف دو پرمانوں کے مقابلہ میں آریہ سماجی لوگ ایک بھی ایسا صاف پرمان نہیں دے سکیں گے کہ جس سے ایشور کا نام برہما ثابت ہو۔ لہذا ستیارتھ پرکاش کی یہ تحریر بھی غلط ہے۔

"بوجہ اس کے کہ اوس میں تمام عناصر اور متنفس موجود ہیں پرمیشور کا نام بھومی ہے"

سمیکشا۔ یہ سب بے تیز ہی۔ کہ ایشور کا نام بھومی یعنی زمین بھی ہے چونکہ جیووں کو ایشور کے گُن گرہن کرنے چاہئیں تب ہی مکتی ملتی ہے۔ اور یہ گُن ایشور کی پرارتھنا اُپاسنا سے ملتے ہیں۔ اور ایشور کا نام ہے بھومی۔ لہذا آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ وہ بھومی شبد اُچارن کر کے اس طرح کہا کریں کہ۔

ہے بھومی! تو کرپا کر کے اپنے سب گن ہمیں دے اور ہے بھومی! تو اپنے جیسا ہمیں بنا دے۔ رانشا تو سوچ لیا ہوتا کہ ویدوں میں بھومی (زمین) کو ایشور کا پاؤں بتلایا ہے۔ دیکھو اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۳۲۔ جہاں یہ ذکر ہے کہ "بھومی جس ایشور کا پاؤں ہے انترکش پیٹ ہے وغیرہ" تو کیا آریہ سماج کا بھومی نامی ایشور اپنے پاؤں کا بھی پاؤں ہے؟ کیوں نہ ہو

جذبات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

وراٹ کہہ یہ تو تھا ہی مگر اس سے آگے ایشور کا نام وراٹ بھی لکھ ڈالا اور اسکے متعلق ثبوت بھی دیا ہے مگر اوس ثبوت سے الٹا کھنڈن ہوتا ہے چنانچہ یہ ثبوت یجروید ادھیائے ۳۱ کا منتر ۵ ہے وہاں یہ ذکر آتا ہے کہ

"اوس برہمہ سے وراٹ پیدا ہوا اور وراٹ سے برہما"

گویا ستیارتھ پرکاش کا وراٹ نامی ایشور آدی سرشٹی میں پیدا ہوتا ہے۔ کیا کہنے ہیں۔ اپنے دعوے کے حق میں مشکل ایک پرمان دیا تھا اوس سے الٹا دعویٰ ہی کا کھنڈن ہو گیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ زبردستی کی کھینچا تانی کی ہے یا ان باتوں کو سمجھا ہی نہیں گیا۔ وراٹ نام ایشور کا نہیں بلکہ ایشور سرشٹی اتپتی کے وقت سب سے پہلے وراٹ روپ دھارن کرتا ہے۔ گویا ایشور کا روپ وراٹ ہے نہ کہ خود ایشور۔ یہ وہی وراٹ روپ ہے جس کے درشن بھگوان کرشن نے ارجن کو کرائے تھے۔ دیکھو شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۱۱ اشلوک ۹۔

ہرنیہ گربھ کی ایشور کا نام ہرنیہ گربھ کہتے ہوئے یجروید ادھیائے ۱۳ کا منتر ۴ دیا ہے جس کا ارتھ اس طرح کیا گیا ہے۔

"پہلے ہرنیہ گربھ جہان کا پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ واحد موجود تھا"۔

یہی تو ہم بھی کہتے ہیں کہ پرمیشر مہا پرلے میں سرشٹی سے پہلے واحد ہی ہوتا ہے اوس وقت پرکرتی اور جیو نہیں ہوتے پرکرتی تو اس کی سامرتھ سے پیدا ہوتی ہے اور جیو اوس کے پرکرتی کا نام ہے وہ ایک ہی انیک روپوں میں آتا ہے۔ جس کو یہاں سوامی دیانند نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آریہ سماجی سوامی دیانند کے کئے ہوئے ویدارتھ کو نیک نیتی سے گھبراتے ہیں اور منتر ارتھ کے موقع پر انکار کر جاتے ہیں

یہ وہی بات ہے کہ پنچوں کا کہنا سر ماتھے پر۔ مگر پرنالہ نہیں گریگا۔

متر۔ ورن اریما وغیرہ } تیتریہ اپنشد کا جو پہلا منتر ستیارتھ پرکاش کے شروع میں دیا گیا ہے۔ جس میں متر ورن۔ اریما۔ اندر۔ برہسپتی۔ وشنو۔ اروکرم شبد آتے ہیں۔ ان سب کو ایشور کا نام بتلایا گیا ہے۔ مگر اس منتر میں یہ بھی تو آیا ہے۔ کہ

"اے وایو (ہوا) تجھکو نمسکار ہے تو ہی پرتیکش برہمہ ہے وغیرہ"۔ ستیارتھ پرکاش میں جو دایو شبد ایشور کا نام لکھا ہے وہ منتر کی اس عبارت کے مطابق نہیں کیونکہ یہاں وایو کو پرتیکش برہمہ بتلایا ہے اور پرتیکش وہ شے ہوتی ہے جو ساکار ہو۔ لہذا اس منتر سے ایشور ساکار ثابت ہوتا ہے یہاں بھی کیول نرا کاری سدھانت اڑ گیا۔

آتما } ایشور کا نام آتما بتلاتے ہوئے لکھا ہے کہ "جو سب جیو آدی جگت میں نرنتر ویاپک ہو رہا ہے" آتما شبد کے ارتھ چونکہ ویاپک کے ہیں اور پرماتما بھی ویاپک ہے اس لئے سوامی دیانند آتما شبد ایشور کے نام پر گھٹاتے ہیں مگر اس شبد کو گھٹاتے گھٹاتے اپنا سدھانت گھٹا لیا۔ ایشور کو سب جیو وغیرہ میں ویاپک لکھا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر جیو میں کوئی شے خواہ وہ ایشور ہی ہو ویاپک ہو تو جیو کے چاروں اطراف کے کناروں یعنے حدوں کو ماننا پڑیگا جن میں ایشور ویاپک ہے اور کنارے ہونے سے جیو ساکار ہوگیا ہے اور علاوہ ازیں جب اس کے کنارے ہوئے تو وہ سنیوگ ویوگ کے اندر آگیا اور جس شے میں سنیوگ ویوگ ہوتا ہے وہ شے پیدا شدہ ہوتی ہے اور پیدا شدہ فانی ہے لہذا اس طرح آریہ سماجی سدھانت سے جیو ساکار اور فانی ثابت ہوتا ہے۔

سوریہ } ایشور کا نام سوریہ (سورج) بتلایا ہے مگر سوریہ بھی ساکار ہے اور سب لوگ اسکو ہر روز دیکھتے ہیں یہاں بھی نراکار کا سدھانت غائب غلہ ہوگیا۔ اس میں شک نہیں کہ ویدوں میں سوریہ چندرمان سب پرماتما ہی کو بتایا گیا ہی لیکن یہ سدھانت سناتن دہرمیوں کا ہے جو ایشور کو ساکار اور نراکار دونوں روپ سے مانتے ہیں اگر یہ سدھانت آریہ سماجی مان لیں تو ایک بڑا اختلاف دور ہو جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

اوم

وید پرکاش

(یعنے آریہ سماجی رگویدادی بھاشیہ بھومکا کا مکمل جواب)

بھومکا کے آریہ سماج کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش کے کھنڈن میں تو سناتن دھرمالمبی ودوانوں نے اپنے اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں لیکن آریہ سماج کی دوسری مشہور۔ اور خاص کتاب رگویدادی بھاشیہ بھومکا کے متعلق ابھی تک کچھ نہیں لکھا گیا۔ ستیارتھ پرکاش کی بابت تو آریہ سماج کا حلقہ ہیچ کہا جاتا ہے کہ اس کو جتنی مرتبہ پڑھو اتنی ہی نئی معلومات اس سے ملینگی۔ واقعی یہ اعجاز اس کتاب میں ضرور ہے بلکہ ہم اس کا ایک یہ معجزہ بھی بتلاتے ہیں کہ اگر اسکو بار بار پڑھکر پھر ویدوں۔ اپنشدوں اور کھٹ درشنوں سے اس کا مقابلہ کیا جائے تو یہی وہ کتاب ہے جس کو اس طرح غور سے بخیال منصفانہ پڑھکر پڑھنے والا پھر آریہ سماج ہی کو چھوڑ بیٹھتا ہے لیکن رگویدادی بھاشیہ بھومکا کی بابت کہا جاتا ہے کہ چاروں ویدوں پر جو سوامی دیانند سرسوتی نے یہ ایسی تفسیر لکھی ہے کہ جو آجتک کوئی رشی نہیں لکھ سکا۔ ہم آریہ سماجیوں کا یہ دعوی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ واقعی ایسی تفسیر آدی سرشٹی سے لیکر اب تک کوئی رشی نہیں لکھ سکا۔ کیونکہ اس میں جس طرح وید منتروں وغیرہ کے ارتھ اور مطالب ظاہر کئے گئے ہیں وہ ستیہ وکتا تتودرشی رشیوں کے دماغوں میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ جیسا کہ ہم اس سلسلہ میں سیکڑوں جگہ دکھلائینگے۔

ایک براہمن کی حیثیت سے ہمارا دھرم ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ویدک دھرم کا نام لیکر جو لوگ پاکھنڈ کے جال پھیلائے ہوئے ہیں سروشکتیمان پرماتما کی شکتی کا آسرا لیکر ان جالوں کو اس طرح توڑ مروڑ کر رکھدیا جائے کہ پھر کوئی ان میں پھنس نہ سکے۔ ہمیں پورن آشا ہے کہ دیالو۔ کرپا ساگر سروشکتیمان پرمیشور پرماتما ہماری اس محنت کو پھل آور کرکے سپھل کریگا۔ [illegible] کلیان کرنے والا ہم لیکر ہم آریہ سماج سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سوامی دیانند [illegible] رگویدادی بھاشیہ بھومکا کے [illegible] اور ویدوں [illegible] سلسلہ شروع کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ سماجی بھائی [illegible]

کرنے کے لئے وچار پوربک پڑھیں گے اور اگر ہم بالکل ستیہ لکھتے ہیں تو ان کا دہرم ہوگا کہ وہ آریہ سماج کو تلانجلی دیکر ویدوں اور شاستروں کے ستیہ مارگ ساتن دہرم پر چلنے سے انکار نکریں گے -

چونکہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں وید منتروں کے ارتھ بہت جگہ انرتھ کر کے ویدوں کے اصلی سدھانت کو اندھکار میں دبانے کی کوشش کی گئی ہے - لہذا اس کتاب کے جواب یا کھنڈن میں جس کتاب کا سلسلہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے اصلی ویدک سدھانت کو پرکاش میں لایا جائیگا - لہذا اس کا نام ہم "وید پرکاش" رکھتے ہیں - اس سے ناظرین کو بہت معلومات ویدوں کے متعلق حاصل ہونگی - اوم شانتی - شانتی شانتی -

دہرم سیوک - راج ناراین شرما کھٹ شاستری -

وید پرکاش

(یعنے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا مکمل جواب)

ایشور پرارتھنا - سوامی دیانند سرستی نے اپنی اس کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کو تیتریہ آرنیک کے منتر سے شروع کیا ہے - حالانکہ یہ بھومکا چاروں ویدوں کی ہے لہذا اس کا آغاز بھی آریہ سماجک نقطۂ خیال سے صرف منتر سنگھتا ہی سے ہونا چاہئے تھا - لیکن برعکس اس کے یہ ویدوں کی ٹیکا سے شروع کی جاتی ہے - تیتریہ آرنیک سے اور آگے چلکر لکھا جاتا ہے کہ یہ تیتریہ آدی کتابیں بیدوں کے انوکول ہونے سے پرمانک ہیں - پھر حیرت ہے کہ اس بھومکا کا آغاز ایسی مشکوک کتاب سے کیوں کیا گیا جس کی بابت سوامی جی نے یہ فیصلہ ہی نہیں کر سکے کہ اس کا کونسا حصہ ویدوں کے پرتی کول (خلاف) ہے اور کونسا انوکول (مطابق) ہے - مگر بات یہ ہے کہ سچی بات قلم و زبان سے نکل ہی جاتی ہے پرنتو شریمان تیتریہ آدی لیکھک ویدی ہی، ماما ہیں ہر سوامی بانند کو بھی یہ بید بھی بھومکا تیتریہ ہی کے منتر سے شروع کرنی پڑی

(دیکھو کونسے میں)؟ اسی تیتریہ کے منتر کا ارتھ کرتے ہوئے سوامی دیانند نے اس منتر کے آخری الفاظ "اوم شانتی" کا مطلب بھومکا مطبوعہ ویدک یشترالہ اجمیر سمت ۱۹۵۹ بزبان بھاشا کے صفحہ ۲ پر اس طرح کیا ہے -

ہے بھگون! آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کے تین تاپ ایک (ادھیاتمک) جو کہ جور آدی روگوں سے شریر میں پیدا ہوتی ہے۔ دوسرا آدہی بھوتک) جو دوسرے پرانیوں سے ہوتا ہے۔ اور تیسرا (آدہی دیوک) جو کہ من اور اندریوں کے وکار اشدہی اور چنچلتا سے کلیش ہوتا ہے وغیرہ"۔

سمیکشا۔ یہاں جو ادھیاتمک دکھ کو جور آدی یعنے بخار وغیرہ روگ سے شریر (جسم) میں پیدا ہونیوالا بتلایا ہے یہ غلط ہے اس کو ادھیاتمک دکھ نہیں کہتے کیونکہ بخار وغیرہ روگ گرمی سردی کی کمی و بیشی سے ہوا کرتے ہیں اور گرمی سردی وغیرہ سے پیدا شدہ دکھ ادھیاتمک دکھ نہیں ہوتا بلکہ آدہی دیوک دکھ ہوتا ہے۔ اور آدہی دیوک دکھ کو جو من اور اندریوں کے وکار وغیرہ سے پیدا شدہ لکھا ہے یہ اور بھی غلط ہے۔ کیونکہ دیوی شکتیوں یعنے گرمی۔ سردی۔ بارش۔ ہوا وغیرہ کے ذریعہ سے جو دکھ ہوتا ہے اس کو آدہی دیوک دکھ کہتے ہیں۔ اور من۔ اندریوں کے ذریعہ سے جو آتما میں کلیش۔ راگ۔ دویش۔ ایرشا۔ وغیرہ ہوتے ہیں۔ ایسے دکھوں کا نام ادھیاتمک دکھ ہے۔ یہ ایرشا۔ غصہ وغیرہ من میں پیدا ہوتے ہیں آتما غلطی سے اپنے میں سمجھ لیتا ہے اس لئے ایسے دکھ ادھیاتمک دکھ ہیں۔ ورنہ آتما نہ کرتا ہے نہ بھوگتا ہے بلکہ کیول ساکشی روپ ہے۔ آخر یہ ہے کہ ادھیاتمک اور آدہی دیوک دکھوں کو بھی ٹھیک نہیں بیان کیا جا سکا اور ویدوں کی تفسیر پر قلم اٹھا لیا۔

سنسکرت اور ہندی بھاشا سوامی دیانند کی ہے

سوامی دیانند کرت پستکوں میں جب سنسکرت اور ہندی بھاشا کی عبارت ایسی دکھائی جاتی ہے جو سراسر سناتن دھرم کے سدھانت کے مطابق ہوتی ہے اور آریہ سماج کے سدھانت کا اُس سے کھنڈن ہوتا ہے اور یہ ایسی حالت میں کوئی معقول جواب نہیں بن پڑتا تو آریہ سماجی مہاشہ یہ عذر لنگ پیش کیا کرتے ہیں کہ یہ عبارت سوامی جی کی نہیں بلکہ پنڈتوں کی ہے اور ہندی بھاشا کی عبارت پر تو صاف طور پر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ سوامی جی ہندی بھاشا جانتے ہی نہیں تھے یہ پنڈتوں نے لکھی ہے

ایسے سماجی بھائیوں کو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے ہی دوسرے صفحہ کی اس عبارت کو غور سے پڑھنا چاہئے جو حسب ذیل ہے۔

دوسرا یہ وید بھاشیہ دو بھاشاؤں میں کیا جاتا ہے ایک سنسکرت اور دوسری پراکرت۔ ان دونوں

بھاشاؤں میں وید منتروں کے ارتھ کا ورنن میں کرتا ہوں ۔"

یہ ہندی عبارت میں ہی نہیں بلکہ پہلے صفحہ پر جو سنسکرت عبارت ہے ۔ اس میں بھی سوامی جی نے یہی لکھا ہے کہ سنسکرت اور ہندی بھاشا کا لکھنے والا میں ہی ہوں ۔ لہذا آریہ سماجیوں کو آیندہ یہ عذر لنگ ذرا سوچ سمجھکر پیش کرنا چاہئے ۔

صفحہ ۴۹۰ دیباچہ اتھروید کانڈ (۱۰) پرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر (۱) کا یہ ارتھ کیا ہے ۔

"(یو بھوتم چہ) جو پرمیشور ایک بھوت کال جو وتیت ہوگیا ہے (چہ) اور انیک چکاروں سے دوسرا جو ورتمان ہے (بھویم چہ) اور تیسرا بھوشیت جو ہونیوالا ہے اُن سب ویوہاروں کو وہ یتھاوت جانتا ہے "

اس منتر کا پدچھید بالکل غلط ہے بلکہ یوں ہونا چاہئے یو بھوتم ۔ چہ بھویم ۔ چہ سروم ۔ یہ یچہ ادھی تشٹھتی ۔ اور اس کا ارتھ یوں ہونا چاہئے ۔

(یو بھوتم) جو پرمیشور بھوت کال (چہ) اور (بھویم) بھوشیہ کال (زمانہ آیندہ) کا (چہ) اور (یو سروم) جو سب سنسار کا (ادھی تشٹھتی) ادھشٹاتا ہے) ۔

(سروم) شبد کے جو ارتھ (سب پدارتھوں) کے لئے ہیں وہ غلط ہیں بلکہ اس کے ارتھ سنسار کے یعنے دنیا کے ہوتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ (سرو) شبد کے ارتھ سب کے بھی ہیں لیکن اس کے ارتھ وقت اور دنیا (سنسار) کے بھی ہیں دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۔ اور بہت سے سنسکرت میں سیاق عبارت کے لحاظ سے موقعہ محل دیکھکر شبدوں کا ارتھ لگایا جاتا ہے مگر آریہ سماجی ان باتوں کو کیا جانیں وہ تو صرف دوسروں کو سنسکرت سے ناشونیہ کہنا جانتے ہیں ۔ اور گھر کی سنسکرت دانی کی خبر نہیں ۔

علاوہ ازیں اس مذکورہ بالا منتر کے ارتھ میں سوامی دیانند نے بھوت ۔ ورتمان ۔ اور بھوشیہ یعنی ماضی ۔ حال ۔ مستقبل تینوں زمانوں اور ان کے ویوہاروں کو یتھاوت جاننے والا لکھا ہے لیکن ستیارتھ پرکاش سملاس (۷) میں یہ لکھا گیا ہے کہ "ایشور کو ترکال درشی (تینوں زمانوں کا جاننے والا) کہنا مورکھتا کا کام ہے" اب حیرت ہے کہ لکھنے والا آدمی کیا بتلا سکتا کہ اس ... کو صحیح سمجھئے یا ستیارتھ پرکاش کے اس لکھے کو ۔ اور دراصل ایشور ترکال درشی

نہیں چکیہ تین کتابوں کا سوا کچھ ہو ورنہ ترکال درشی کی صورت میں بہت سے اعتراضات پیدا ہو جاتے ہیں لہذا بقول ستیارتھ پرکاش کی تحریر کے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کی تحریر مورکھتا سے بھری ہوئی ہے بہت خوب یہ تو اپنی تحریر سے اپنا ہی کھنڈن ہو گیا ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اسی سلسلہ میں اتھرو وید کے اس سے اگلے منتر کا ارتھ یہ کیا ہے "جس نے اپنی سرشٹی میں پرتھوی کو پاد ستھانی رچا ہے" -

سمیکشا - یہ ارتھ بالکل غلط ہے بلکہ منتر کے ان الفاظ کا صحیح ارتھ یہ ہے کہ "پرتھوی جس (ایشور) کا پاؤں ہے" چونکہ یہاں ایشور بالکل ساکار (جسم والا) ثابت ہوتا ہے لہذا سوامی دیانند جی نے ارتھوں میں کھینچا تانی شروع کر دی - اس سے اگلے حصہ کا ارتھ یوں کیا ہے -

"انترکش جو پرتھوی اور سورج کے بیچ میں آکاش ہے سو جس نے اودر ستھانی کیا ہے" -

سمیکشا - یہ ارتھ بھی غلط ہیں بلکہ صحیح ارتھ یہ ہیں کہ "انترکش (آکاش) جس کا پیٹ ہے" اس سے اگلے حصہ کا ارتھ یہ کرتے ہیں کہ "جس نے اپنی سرشٹی میں پرکاش کرنے والے پدارتھوں کو سب سے اوپر مستک استھانی کیا ہے" -

سمیکشا - یہ بھی ارتھ غلط ہیں بلکہ یہ ہونے چاہئیں کہ "دیو لوک جس کا سر ہے" اس کے ساتھ وید کے دوسرے منتروں کو دیکھنا چاہئے جہاں صاف طور پر بتلایا ہے کہ سوریہ اور چندرماں اس پرماتما کی آنکھیں ہیں - انترکش پیٹ ہے اور پرتھوی پاؤں ہے - چونکہ سوریہ اور چندرماں پرماتما کی آنکھیں بتلایا ہے - اور آنکھوں سے سر اونچا ہوتا ہے لہذا اس منتر میں جس شبد کا ارتھ پرکاش ہوتا ہے اس کا مطلب سوریہ نہیں بلکہ سوریہ سے اوپر والا دیو لوک مراد ہے جس کو دیوتا لوگ یعنی جینی جنیوں کا آسمان کہتے ہیں -

(باقی آئندہ)

اوم

پوران منڈن

بھومکا:۔ آجکل آریہ سماجی حلقہ کی طرف سے جس قدر بار بار پورانوں پر ہوتا ہے اور کسی پستک پر اسقدر نہیں ہوتا اس لئے ضرورت اور سخت ضرورت ہے کہ پورانوں کے اندر جو گوڑھ باتیں ہیں اور جن پر آریہ سماجی حلقہ کی طرف سے اعتراضات ہوتے رہتے ہیں۔ صرف اُن کے متعلق ایک سلسلہ ارجن میں شروع کیا جائے اس سلسلہ میں کسی خاص پوران کا ترجمہ اول سے آخر تک نہیں دیا جائیگا۔ بلکہ پورانوں کے جن جن شلوکوں پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ صرف ان کا ذکر کرکے ان اعتراضات کے جواب دیئے جائیں گے۔ اور جواب دیکر اسکو دلایل اور وید آدی پستکوں کے شبد پرمانوں سے مطابق کرکے درست ثابت کیا جائیگا۔ اگر آریہ سماجی پنڈتوں میں شکتی ہے تو وہ اس کے جواب الجواب کیلئے تیار ہو جائیں ورنہ صاف الفاظ میں پورانوں کی عظمت کو تسلیم کریں۔

دراصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دماغ ویدوں اور اپنشدوں آدی پستکوں کے گوڑھ تتووں کو سمجھنے کے قابل نہیں ان کے لئے مہرشی ویاس نے پوران تیار کئے تھے۔ اور اس کے علاوہ جن تتوں کو زیادہ تشریح و توضیح سے بیان کرکے سمجھانے کی ضرورت تھی ان کو مہرشی ویاس نے پورانوں کی صورت میں حل کیا ہے۔ یہ غرض و غایت پورانوں کے بنانے کی ہے۔

آریہ سماجی لوگ اگرچہ پورانوں کو نہیں مانتے اور ان کا مذاق اڑاتے اور ان کو غلط بتاتے ہیں لیکن ان ہی پورانوں کا آشرا لیکر اب وہ سوامی دیانند کو اوتار ثابت کرنے کی بیہودہ کوشش کر رہے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بھوشیہ پوران کے بعض قلمی شلوک دستیاب ہوئے ہیں جن میں سوامی دیانند کو اوتار لکھا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ قلمی شلوک کس جگہ سے ملے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو آریہ سماجیوں کو صاف بتلانا چاہیئے۔ کہ وہ شلوک انہوں نے کہاں سے لئے ہوئے پائے اور ان کو اپنے اخبارات میں شایع کر دینا۔ اگرچہ ان کی ایسی کوشش سے سوامی دیانند ایشور کے اوتار ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے لیکن انہوں نے اس طرح پورانوں کا آشرا لیکر آخر کار ان کی فضیلت کو تسلیم کر لیا ہے۔ یا یہ کہنا کہنا چاہیئے کہ سیدھے سادھے گاؤں کے ہندوؤں کو پھنسانے کے لئے یہ جال بنایا ہے مگر یہ

جال جس وقت پھیلایا گیا اوس کو ارجن کے زبردست تیر فوراً توڑ کر ملیامیٹ کر دینگے۔

بہر حال ارجن میں جو پورانوں کے منڈن کا یہ سلسلہ شروع کیا جاتا ہے اس سے نہ صرف خریداروں کو فائدہ پہنچے گا بلکہ بہت سے سناتن دھرمی اپدیشکوں کے لئے یہ لابھ دایک ہوگا۔ لہذا اس کو ہر ایک بھائی غور سے پڑھیں۔ اوم شم

دھرم سیوک۔ راج نارائن شرما کھٹ شاستری

پوران منڈن

پورانوں کا زمانہ } اگرچہ بظاہر پورانوں کا لیکھک مہرشی ویاس کو کہا جاتا ہے لیکن مہرشی ویاس ان پورانوں کو ضبطِ تحریر میں لانے والے ہیں۔ دراصل پوران آدی سرشٹی سے چلے آتے ہیں ان میں تینوں کال کے حالات ہیں یعنے جو ہو چکے جو ہونے والے ہیں اور جو آیندہ ہوں گے۔ چنانچہ پورانوں کا ذکر ویدوں میں بھی آتا ہے۔ دیکھئے اتھروید کانڈ ۱۵ سوکت ۶ منتر ۴ جس میں پوران گاتھا۔ نار اشنسی۔ اتہاس وغیرہ صاف طور پر آتے ہیں۔ اتھروید کا یہ منتر دو باتوں پر بڑی زبردست روشنی ڈالتا ہے۔ یعنے

(۱) اس میں اتہاس۔ گاتھا۔ نار اشنسی کا بھی ذکر ہے اور سوامی دیانند اپنے پبلک ستیارتھ پرکاش سمولاس سوم صفحہ ۷۱-۷۲ پر لکھتے ہیں کہ:-

"جو اتیریہ۔ شت پتھ آدی براہمن لکھ آئے ہیں انہیں کے اتہاس۔ پوران۔ کلپ۔ گاتھا اور نار اشنسی پانچ نام ہیں"۔

گویا جن براہمن گرنتھوں کو سناتن دھرمی وید ہی مانتے ہیں۔ اُن کے نام سوامی دیانند اتہاس۔ کلپ۔ گاتھا اور نار اشنسی وغیرہ بتلاتے ہیں اور ان کو وید نہیں مانتے۔ لیکن ہم اتھروید کے اوپر والے منتر میں صاف دکھلا چکے ہیں کہ یہ تمام اوس میں موجود ہیں۔ لہذا جن کے نام وید میں ہیں وہ ویدوں ہی کی طرح سوتنتر پرمان اور دراصل وید ہی ہیں اس سے براہمن گرنتھ صاف طور پر بحوالہ اتھروید دراصل وید ہی ثابت ہو گئے۔ ہم آریہ سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں

کہ وہ اس کا کھنڈن کریں یا براہمن گرنتھوں کو وید مانیں ۔

(۳) پوران شبد ہم نے صاف طور پر اتھرو وید میں دکھا دیا ہے۔ بھلا جن کتابوں کے نام وید میں ہوں وہ غلط کس طرح ہو سکتی ہیں در اصل پورانوں کی ودیا پہلے سے ہے اس کو قلمبند کرنے والے مہرشی ویاس تھے لہذا ان کو ان کا بنانے والا یا کہنے والا کہا جاتا ہے ۔

یہ تو ہم نے پورانوں کو ویدوں میں دکھلایا ہے اب اپنشدوں میں دکھاتے ہیں ۔ دیکھئے چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۷ کھنڈ اول منتر ۱ ۲ ۔ اس میں صاف ذکر آتا ہے کہ جب نارد رشی برہمہ ودیا حاصل کرنے کے لئے سنت کمار کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ "رگ وید یجروید ۔ سام وید ۔ اتھرووید ۔ اتہاس ۔ پوران وغیرہ جانتا ہوں"

سنت کمار کا زمانہ آدی سرشٹی کا زمانہ ہے گویا چھاندوگیہ اپنشد کے مطابق پورانوں کی ودیا اس وقت موجود تھی ۔ اسی طرح اور کئی پستکوں میں پورانوں کا ذکر آتا ہے جن کا جواب دینا اور کھنڈن کرنا تمام آریہ سماج کی شکتی سے باہر ہے ۔ لہذا پورانوں کا زمانہ ویدوں کے ساتھ ساتھ ملتا ہے ۔ کسی کے صرف زبان سے غلط کہدینے سے پوران غلط نہیں ہو سکتے دعوی بغیر دلیل اور ثبوت کے غلط ہوتا ہے ہم نے اپنے دعوی کے ساتھ دلیل بھی دیدی اور ثبوت بھی اتھرو وید اور چھاندوگیہ کا پیش کر دیا ہے اسی طرح آریہ سماجی ہمیں دلیل و ثبوت سے قائل کریں ۔ یا ہماری تحریر کو مانیں ۔

اب ارجن کے آیندہ نمبر میں بتلایا جائیگا کہ پوران کس کو کہتے ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے ۔ ان میں مضامین کیا کیا ہیں اور ان کے سلسلہ وار کل شلوک کتنے ہیں ۔ اس کے بعد آریہ سماج کے اعتراضوں کے جواب ہوں گے ۔

(باقی آئندہ)

اوم

یوگ درشن

(اردو ترجمہ)

بھومکا ویدوں کے سدہانت پر عقل اور دلیل وثبوت کے مطابق وچار کرکے اس کو حق الیقین کے درجہ تک پہنچانے کی کوشش منش ماتر کے کلیان کیلئے چھ درشنوں میں کی گئی ہے پہلے تین درشن۔ سانکھ ۔ ویدانت ۔ ویشیشک ہیں ان کے لیکھک مہرشی کپل ۔ مہرشی گوتم مہرشی کناد نے ست چت آنند سوروپ پریہ پرماتما کی ہستی اور اس کے گیان سے موکھش پراپتی کے متعلق اپنے اپنے درشنوں میں جداگانہ طریق سے بحث کی ہے ۔ ان کے بعد مہرشی پتنجلی نے یوگ درشن لکھکر وہ طریقے بتلائے ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے انسان اپنے سوروپ کا ساکشات کرکے اسی سوروپ میں پرماتما کا سوروپ دیکھتا ہوا اس جنم روپی بندھن سے آزادی حاصل کرکے پرم گتی موکھش کو پراپت ہوکر برہم میں لین ہو جاتا ہے ۔ یہ درشن موجودہ کلی یگ سے پہلے دواپر یگ میں تصنیف ہوا جس کو اب تک قریباً آٹھ لاکھ سال ہوتے ہیں ۔ اس درشن میں چار پاد چار مختلف مضامین کے متعلق ہیں یعنی ۔

(۱) سمادھی پاد (۲) سادھن پاد (۳) وبھوتی پاد (۴) کیولیہ پاد ۔

میں اس نایاب یوگ درشن کا اردو ترجمہ معہ تشریحات بطور سوال و جواب کے اردو خوان پبلک کے فائدہ کیلئے کرتا ہوں یوگ درشن کا ترجمہ ابھی تک اردو میں نہیں ہوا اور نہ اس قسم کا ایسا ترجمہ ابھی تک ہندی میں شائع ہوا ہے کہ جس میں ہر ایک مشکل بات کی تشریح کرکے عام فہم بنایا ہو ۔ جو لوگ درشن کی باتوں کا پورا لطف نہیں اٹھا سکتے ہیں وہ بھی اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ جو لوگ ابھیاس کرتے ہیں ۔ انکو یہ کتاب بہت مفید ہوگی ۔ یوگ درشن کے ترجمہ کو پڑھکر کوئی صاحب نہ کہیں اس کے لئے کسی عامل گورو سے تمام مسئلے طے کرنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے چونکہ اردو چھپائی میں سنسکرت الفاظ صاف نہیں چھپتے ۔ لہٰذا اس ترجمہ میں صرف سوتروں کے نمبروں کا حوالہ دیکر ان کا ارتھ ہی کیا جائیگا ۔ اوم شم ۔ دہرم سیوک ۔ راجنارائن ہنڈیا کھسٹ شاستری

یوگ درشن

(اردو ترجمہ)

سمادہی پاد

ارتھ - اب یوگ درشن کو شروع کرتے ہیں (۱)

تشریح - دوسرے درشنوں کے شروع کے سوتروں کی طرح یوگ درشن کے اِس پہلے مول سوتر میں بھی پہلا لفظ "اتھ" ہے یہ لفظ "اتھ" آغاز اور منگلاچرن کے معانی میں آتا ہے - مطلب یہ ہے کہ پرماتما کا نام لیکر اُس یوگ درشن کو شروع کرتے ہیں جس پر عمل کرکے انسان برہمہ سوروپ کا ساکشات کرتا ہوا موکھش کو پاتا ہے - یہاں پر لفظ یوگ کے معنے ہی پرماتما سے ملنے کے ہیں -

سوال - اس سوتر کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ اب یوگ درشن شروع کیا جاتا ہے بلکہ یہاں صرف یوگ کا لکھشن لکھنا چاہیے تھا -

جواب - پہلے کسی شے کی ہستی کا ذکر ہوتا ہے پھر یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ شے کیا ہے - تاوقتیکہ پرمیہ نہ ہو پرمان وغیرہ کس طرح ہو سکتے ہیں پرمیہ ہی کے تعلق سے اُس کے جاننے والے کو پرماتا کہتے ہیں اور جن اوزاروں سے اس پرمیہ کو پرماتا جانتا ہے ان کو پرمان کہا جاتا ہے اس لئے سب سے پہلے یوگ روپی پرمیہ کے ذکر کرنے کی ضرورت ہے کہ اب یوگ کی بابت بحث کی جاتی ہے -

یوگ کا لکھشن کیا ہے -

ارتھ - چت کی ورتی کے روکنے کا نام یوگ ہے - (۲)

تشریح - چت چونکہ گیان اندریوں اور کرم اندریوں سے ملکر کام کرتا ہے اور ان اندریوں کے منہ باہر کیطرف ہوں لہذا چت کی ورتیاں بھی آتما کو باہر ہی کی اشیاء کی طرف لگائے رکھتی ہیں جبتک چت کی یہ حالت رہتی ہے اس کا یوگ آتما کی طرف نہیں ہوتا کیونکہ آتما کی طرف نہ لگنے کے باعث چت پرماتما کیطرف بھی نہیں لگتا اسلئے چت کی ورتیوں کو روکنے یعنی گیان اندریوں کو ان کے وشیوں سے ہٹا کر چت کو اپنی اصلی حالت پر لانے کے بعد ہی یوگ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے

جب چت کی ورتیاں اس طرح روک دی جاتی ہیں۔ تو چت قطعی طور پر یکسو قائم ہو سکتا ہے۔

ارتھ۔ اسحالت میں چت پرماتما کے سروپ میں قایم ہوتا ہے۔ (۳)

تشریح۔ چت بہت چنچل ہے۔ یہ پہلے ساکار وستوئیں ہی میں لگتا ہے۔ تب اسکی کھینچاتا دور ہو سکتی ہے۔ جب چت کسی ساکار وستو مورتی وغیرہ میں لگ کر ستھر ہو جاتا ہے۔ تب اسکو سلسلہ وار پر برہم پرماتما میں لگایا جاتا ہے۔ اور وہیں قطعی طور پر لگا رہتا ہے۔ اسکے بعد پھر چت کسی اور طرف جانے کے قابل نہیں رہتا۔

جب چت کی ورتیاں الگ نہیں ہوتیں۔ اور چت اسطرح قائم نہیں ہوتا تو کیا اسحالت میں آتم آنند حاصل نہیں کر سکتا۔

ارتھ۔ اس حالت میں ورتی کے مطابق ہوتا ہے۔ (۴)

تشریح۔ جب چت گیان اندریوں کے ساتھ کام کرتا ہوا اپنی ورتیوں میں لگا رہتا ہے۔ تب آتما ان ہی ورتیوں کے مطابق ہو جاتا ہے۔ جب چت کسی راگ، دویش کی وجہ سے دکھی ہوتا ہے۔ تو آتما بھی اکیان سے اس دکھ کو اپنے میں سمجھ کر دکھی ہو جاتا ہے۔ اور جب کسی بات سے چت خوش ہو جاتا ہے۔ تو آتما بھی خوش نظر آتا ہے۔ لیکن اسکی یہ خوشی محض عارضی ہوتی ہے مستقل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے بعد ہی چت کسی اور وجہ سے دکھی ہو جاتا ہے۔ تو آتما کو بھی دکھ معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ آتما ایسے سکھ اور دکھ سے بالکل الگ صرف چیتن اور ساکشی روپ ہے۔

چت کی ایسی ورتیاں جو روکنے کے قابل ہیں کتنی ہیں۔

ارتھ۔ روکنے کے قابل ورتیاں پانچ ہیں۔ اور کلشٹ۔ اکلشٹ کے بھید سے دو طرح کی ہیں۔ (۵)

تشریح۔ ایسی ورتیاں تو پانچ ہی ہیں۔ مگر انکی دو طرح کی تفریق ہے۔ ایک کا نام کلشٹ ہے اور دوسری کا نام اکلشٹ ہے۔ پانچوں ورتیاں ان ہی دو تفریقوں کے اندر آ جاتی ہیں۔

سوال۔ کلشٹ کسکو کہتے ہیں؟

جواب۔ دھرم اور ادھرم کی باسنا کو پیدا کرنے والی رجوگن اور تموگن والی ورتیاں کلشٹ کہلاتی ہیں یعنی جن ورتیوں کی وجہ سے انسان راگ دویش وغیرہ دوشوں میں مبتلا ہو کر اچھے برے کرم کرتا ہوا

بار بار جنم اور مرن کے ناگوار سلسلہ میں آنا رہتا ہے۔ ان ورتیوں کا نام کلشٹ ہے۔

سوال۔ اکلشٹ کسکو کہتے ہیں۔

جواب۔ جن ورتیوں سے انسانکو ہر ایک شے کا یتھارتھ گیان ہوتا ہے۔ وہ ظاہری صورتوں اور حالتوں کو چھوڑ کر اندرونی حالت کو جانتا ہے۔ جب اسکو پتہ لگتا ہے کہ میں جن سنسارک وستوؤں کے لئے مارا مارا پھرتا ہوں۔ یہ سب انتیہ اور بھرم ماتر ہیں۔ بلکہ سارا سنسار ہی بھرم ماتر اور دکھ دینا ہے صرف ایک پرماتما ہی ستیہ ہے وہی سنسار روپ میں لیلا کر رہا ہے۔ ایسا یتھارتھ گیان جن ورتیوں سے ہوتا ہے۔ انکو اکلشٹ کہتے ہیں۔:

پانچ ورتیاں کونسی ہیں۔

ارتھ۔ وہ پانچ ورتیاں یہ ہیں۔ پرمان ورتی۔ وپریہ ورتی۔ وکلپ ورتی۔ نندرا ورتی۔ سمرتی ورتی (۶)

پرمان ورتی کسکو کہتے ہیں۔

ارتھ۔ پرتکش انومان۔ شبد یہ تین پرمان ہیں۔ (۷)

سوال۔ پرتکش کسکو کہتے ہیں۔ **جواب۔** اندری (حواس خمسہ) اور ارتھ (شے) کے باہمی تعلق سے جو گیان (علم) پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ وہ یقینی گیان ہو۔ اسکو پرتکش کہتے ہیں۔ **سوال۔** انومان کسکو کہتے ہیں؟ **جواب۔** جس شے کو پرتکش کیا ہو۔ اسکے ذریعہ سے تعلقات باہمی کو معلوم کر کے ایک شے کو دیکھ کر دوسری شے کا معلوم کرنا انومان ہے۔ **مثال** جسطرح آگ اور دھواں دونوں کو ایک مرتبہ دیکھا ہے۔ اسکے بعد کہیں دور فاصلہ پر صرف دھواں دیکھ کر قیاس سے یہ معلوم کرنا کہ وہاں آگ ضرور ہوگی۔ ورنہ اکیلا دھواں پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایسا قیاس سے دھوئیں کیوجہ سے آگ کا معلوم کرنا انومان کہلاتا ہے **سوال۔** شبد کسکو کہتے ہیں؟ **جواب۔** آپت پرش کا جو قول ہو۔ وہ شبد کہلاتا ہے آپت پرش اسکو کہتے ہیں۔ کہ جو پورا گیانی پروپکاری ہو اور جو کوئی بھی بات ایسی نہ کہے کہ جسکی بنیاد حق الیقین پر نہ ہو۔ جو ہمیشہ دوسروں کی بھلائی ہی کا خواہاں ہو۔ علاوہ ازیں الہیور کا نام بھی آپت ہے

وپریہ ورتی کا لکشن کیا ہے؟

ارتھ۔ جسکا تعلق شے کے ساتھ یقینی نہ ہو۔ ایسے متھیا گیان (غلط معلومات) کو وپریہ کہتے ہیں۔ (۸)

تشریح۔ جو شے جیسی ہو۔ اسکو ویسی گیان اندری میں نقص آجانے سے یا اندھیرے کیوجہ سے یا من کی

یکسوئی نہ ہونے سے ویسا ہی معلوم نہ کرنا ورپر یہ کہلاتا ہے۔

وکلپ ورتی کسکو کہتے ہیں۔

ارتھ۔ شبدگیان سے ہونے والے ایسے گیان کو جو کسی شے میں نہ ہو وکلپ کہتے ہیں۔ (۹)

تشریح۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کسی شے کے موجود نہ ہونے پر بھی اس شے کا خیال کرنا مثلاً آکاش کے پھول وغیرہ ایسے گیان کرنے کا نام من کا وکلپ ہے۔ یہ وکلپ ورتی محض خیالی ہونے کیوجہ سے پرمان نہیں ہوتی۔

نیند ورتی کسکو کہتے ہیں؟

ارتھ۔ جاگرت (بیداری) اور سوپن (حالت خواب) کی ورتیوں کے ابھاؤ کے باعث ستوگن اور رجوگن کے برخلاف تموگن سے تعلق رکھنے والی ورتی کا نام نِدرا ہے۔ (۱۰)

تشریح۔ جسکے نمودار ہو جانے پر دوسری تمام ورتیاں قائم نہیں رہتیں۔ اسکو تموگن کہتے ہیں اور اس تموگن سے کام لینے والا جو چیت کا پرنیام ہے۔ اسکا نام ندرا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جسوقت بدھی پر تموگن غالب ہو کر ستوگن اور رجوگن اور باہری اندریوں (حواس خمسہ) کو مغلوب کر لیتا ہے۔ اسوقت صرف ایک تموگن ہی کو معلوم کرنے والی جیت ورتی پیدا ہوتی ہے جسکو ندرا یعنی نیند کہتے ہیں۔

سمرتی ورتی کسکو کہتے ہیں۔

ارتھ۔ زمانہ ماضی میں معلوم کئے ہوئے معلومات کے سنسکار سے ان ہی معلومات کا گیان ہونا سمرتی ہے۔ (۱۱)

تشریح۔ مثلاً ہم نے نو سال پہلے یہ معلوم کیا تھا۔ کہ ایک زلزلہ آیا تھا۔ اب نو سال بعد اس دیکھے یا معلوم کئے ہوئے زلزلہ کو یاد کر کے یہ معلوم کرنا کہ وہ زلزلہ ایسا آیا تھا۔ ایسی یادداشت کو دوہرانے کا نام سمرتی ہے۔

یہ پانچ ورتیاں کسطرح روکی جا سکتی ہیں؟

ارتھ۔ ابھیاس (مشق) اور ویراگ سے ان ورتیوں کو روک سکتے ہیں۔ (۱۲)

ابھیاس کسکو کہتے ہیں۔

ارتھ۔ ان دونوں کے درمیان میں جو چیت کو قائم کرنے کے لئے کوشش کیجاتی ہے۔ اسی کوشش

کو ابھیاس کہتے ہیں۔

تشریح۔ ویراگ کے پیدا ہو جانے پر رجوگن اور تموگن والی ورتیوں کو روک کر جب چت کو یکسو کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اس کوشش کا نام ابھیاس ہے۔

ابھیاس کی مضبوطی کا ذریعہ کیا ہے؟

ارتھ۔ لمبی عمر تک برہمچریہ وغیرہ سے انوشٹھان کیا ہوا ابھیاس مضبوط ہوتا ہے (۱۴)

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ جب برہمچریہ وغیرہ آشرم کو باقاعدہ اتنی اتنی عمر تک پورا کیا جائے یا یکہ برہمچریہ آشرم کو مضبوطی سے زیادہ عمر تک مکمل کیا جائے۔ تب یہ ابھیاس مضبوط ہو جاتا ہے۔ گویا جس شخص کا برہمچریہ آشرم بہت عرصہ تک مکمل ہو چکا ہو۔ اسکا چت خرابیوں کیطرف نہ جاتا ہوا جلد یکسوئی اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس کے بعد ہی ابھیاس مضبوط ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی برہمچریہ کو مضبوط کئے ہوئے شخص کو ویراگ جلد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ویراگ ہو جانے پر یہ ابھیاس زیادہ مضبوط ہو سکتا ہے۔

سوال۔ ویراگ کسکو کہتے ہیں؟

جواب۔ یہ معلوم کرکے کہ فلاں شے میرے لئے مفید ہے اور فلاں شے غیر مفید ہے۔ پھر مفید شے کا حاصل کرنا اور غیر مفید شے کا چھوڑنا ویراگ کہلاتا ہے۔ آتما کے لئے سوائے اسکے ہمجنس پرماتما کے اور کوئی شے مفید نہیں۔ لہٰذا دیگر تمام اشیا کو غیر مفید سمجھ کر چھوڑ دینے اور عمر ایک پرماتما کیطرف من کو قائم کرنیکا نام ویراگ ہے

سوال: ویراگ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے یا اسکی بھی کچھ اقسام ہیں **جواب**۔ ویراگ دو طرح کا ہوتا ہے ایک کا نام "اپر" اور دوسرے کا نام "پر" ہے :۔ اپر ویراگ کسکو کہتے ہیں؟ **ارتھ**۔ اس لوک اور پرلوک کی اشیاء کی خواہشات کے چھوڑ دینے پر انسان کے چت کے قائم ہو جانیکا نام اپر ویراگ ہے۔ استری۔ پتر۔ بیٹی الشوریہ۔ طاقتور وغیرہ جیتین اجیتین اس دنیا میں ہونے والی اشیاء کو "درشٹ شئے" کہتے ہیں۔ اور برلوک سے لیکر پرکرتی کے معلومات تک کو "انوشروک" کہتے ہیں۔ ویدوں سے جن اشیاء کا علم ہوتا ہے۔ انکو بھی "انوشروک" کہتے ہیں۔ ان سب سے الگ رہتے ہوئے چت کو ایکاگر کرنا اپر ویراگ ہے۔ (۱۵)

تشریح۔ مطلب یہ ہے۔ کہ لوک اور پرلوک کی خواہشات میں بھی دکھ ہے۔ اسلئے ہر طرح کی خواہشات کو چھوڑ کر جو شخص اپنے چت کو ایک جگہ قائم کر لیتا ہے۔ وہی اپر ویراگ والا ہے۔ اور وہی یوگ ابھیاس کرنے کا ادھیکاری ہے :۔

شنکاؤن کا سمادہان

(ارجن کے خریداروں اور پڑہنے والوں میں سے جس کسی کو کسی دہرم وشئہ پر کوئی شنکا ہو وہ ہمیں بذریعہ کارڈ یا بذریعہ لفافہ لکھدیا کریں۔ انکا جواب ارجن میں دیا جائیگا۔ یہ نہایت ضروری کام ہے۔ اسکے لئے ہم نے ارجن کے کئی صفحے رکھے ہیں۔ اس مرتبہ چند خطوط پہنچے ہیں۔ جنکے جواب ذیل میں دئے جاتے ہیں۔ اب جسقدر سناتن دھرمی بھائیوں کے خطوط شنکاؤں کے متعلق آئینگے ان کے جواب آئندہ پرچہ میں دئے جائینگے۔)

الیشور میں دو متضاد گن کسطرح رہ سکتے ہیں

لالہ شام لال جی ریاست گوالیار سے لکھتے ہیں۔

"ہم لوگ سناتن دہرم کے ماننے والے الیشور کو ساکار اور نراکار دونوں طرح سے مانتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے الیشور کی سگن اور نرگن اپاسنا کیجاتی ہے۔ مگر ایک آریہ سماجی نے مجھ سے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ الیشور یا نراکار ہی رہ سکتا ہے یا ساکار ہی۔ نراکار اور ساکار دو متضاد گن ہیں۔ یہ متضاد گن ایک الیشور میں نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ کسی گنی میں متضاد گن نہیں ہوتے۔ یہ سکر تب سے میرے ہردے میں ایک شنکا ہو گئی ہے۔ چونکہ آپ نے جو پیارے دہرم ویر ارجن کے جاری کرنیکا اعلان اخباروں میں کیا تھا۔ اور اسمیں یہی لکھا تھا۔ کہ ارجن میں شنکاؤں کا سمادہان بھی ہوگا اور جنکو شنکا ہو وہ لکھکر بھیج سکتے ہیں۔ اسلئے میں یہ تکلیف دیتا ہوں۔ کرپا کرکے آپ میری یہ شنکا دور کیجئے۔ میں آپ کا اتی انوگرہیت ہونگا۔"

جواب۔ جتنے سادہارن گنی ہیں۔ ان میں بے شک متضاد گن نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ وہ سب ایک دیشی گنی ہوتے ہیں۔ لیکن الیشور سرودیشی اور اننت ہیں۔ ان میں اننت پرکار کے گن رہتے ہیں جنمیں بہت سے متضاد گن ہیں۔ مثلاً الیشور سرشٹی کرتا ہے۔ مگر سرشٹی کا ونانش کرتا ہے۔ الیشور بنانے والا ہے۔ مگر دیالو بھی ہے۔ الیشور کرپا ساگر ہے۔ مگر رودر روپ بھی ہے۔ اسیطرح الیشور نراکار بھی ہے اور ساکار بھی ہے۔ لیکن دراصل سدہانت یہ ہے۔ کہ جو برہما اس تمام برہمانڈ سے پرے ہے جہاں اسکے سوائے اور کچھ نہیں۔ جسکے متعلق شوتیا شوتر اپنشد ادھیائے ۶ منتر ۱۴ میں بتلایا ہے کہ "وہاں نہ سورج چمکتا ہے نہ چندرمان اور نہ تارے۔ نہ وہاں بجلیاں چمکتی ہیں۔ یہ اگنی تو کیا چیز ہے اسی

کے چمکنے کے ساتھ یہ سب برہمانڈ چمکتا ہے" یہی شلوک منڈک اپنشد اور کٹھ اپنشد میں بھی ہے۔ اسی طرح شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۱۵ اشلوک ۶ میں بھگوان کہتے ہیں۔ کہ اے ارجن اُسکو نہ سورج چمکتا ہے نہ چندرماں نہ اگنی جسکو پاکر پھر واپس نہیں آتے۔ وہ میرا پرم دہام ہے" گویا تمام برہمانڈ سے پرے جو ایسا پرم دہام ہے۔ اُسکو شُدھ برہمہ کہتے ہیں۔ وہی برہمہ لوک ہے۔ وہی پرم پد۔ پرم دہام۔ موکش ہے۔ وہ بے شک نراکار ہے۔ مگر اُسی نراکار برہمہ کا ایک پاد جگت روپ دہارن کرنا رہتا ہے۔ (دیکھو یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۳ اور اتھروید کانڈ ۱۹۔ سوکت ۶ منتر ۳)

اس جگت روپ دہارن کرنیوالے یعنی سرشٹی کی حالت میں آنیوالے ایک پاد کو شبل برہمہ یا ایشور کہتے ہیں وہ صرف ساکار ہی ہے۔ وہ جیسے روپ میں ہے ویسا نظر آرہا ہے۔ ایسا ہی سوامی دیانند نے بھی ویدبھاشیہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ شُدھ برہمہ کی اُپاسنا نرگُن اُپاسنا ہے۔ اور شبل برہمہ یا ایشور کی سگُن اُپاسنا ہے۔ آریہ سماجی لوگ تو خواہ مخواہ کی ہٹ کرتے ہیں۔ اور اب سوامی دیانند کی کتابوں کو بھی پرمان مانتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ کیونکہ ان میں قریباً تمام ہی سدھانت سناتن دھرم کا ہے۔ مگر وہ باریک باتیں عام لوگوں کو نظر نہیں آتیں۔ دیکھئے آریہ ہوتے منتر کا ارتھ کرتے ہوئے سوامی دیانند صاف لکھتے ہیں۔ کہ

"اے ایشور ہم نے سوم رس تیار رکھا ہے۔ اور اچھے پدارتھ بنائے ہیں۔ آپ آکر انکو پان کیجئے یعنی پیجئے" وغیرہ۔

اب اگر ایشور ساکار نہیں ہے۔ تو ان اشیاء کو کسطرح کھائے پئے گا؟ آپ ایسے لوگوں کی دہوکے دہی میں نہ آیا کریں۔ جو شنکا ہوا کرے ہمیں لکھ دیا کریں۔ اور ہم نے جو آپ کی شنکا کا یہ مختصر جواب دیا ہے۔ یہ اُن آریہ مہاشہ کو سنا دیں اور ان سے اسکا جواب طلب کریں:۔

پانچ سوالات

شری سوامی پرکاشانند جی بھگوال آوان ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں

"(۱) شروع سرشٹی میں جتنے منش اُتپن ہوئے تھے۔ وہ آریہ سماجی سدھانت انوسار مُکت جیو تھے۔ اور سب کی سمان پرکرتی اور سمان گُن اور سمان ہی سوبھاؤ ہونا چاہیئے۔ اس سے شروع سرشٹی میں صرف ایک براہمن ورن ہی کا ہونا سدھ ہوتا ہے۔ کشتری اور ویش

اور شودر کا نہیں۔ لیکن شروتی سے شروع سرشٹی میں ہی چاروں ورنوں کا ہونا پایا جاتا ہے۔ جیساکہ یجروید ادھیائے ۳۱ منتر اسی بات کو ثابت کرتا ہے۔ اس سے یہ بات غلط ہو گئی کہ شروع دنیا میں صرف مکت پرش ہی آتے ہیں بندھ پرش نہیں آتے۔ تو اسطرح شودر وغیرہ کا شریر پرماتما نے مکت پرشوں کو کیوں دیا (۲) اگر ماتا پتا دیر پرماتما ہوں۔ اور پیرنٹس اسسٹنٹ ہو۔ تو اس کے بارہ میں کیا انومان ہونا چاہیئے۔ کہ وہ پتر ان ہی ماتا پتا کا ہے یا نہیں۔ (۳) بقول ستیارتھ پرکاش شروع سرشٹی تلک تبت میں پیدا ہوئی تو کیا وہ لوگ کپڑے پہنے ہوئے پیدا ہوئے تھے یا ننگے ہی۔ کیا جو پرماتما بغیر ماتا پتا کے انکو پیدا کر سکتا ہے۔ وہ کپڑے دینے کی سامرتھ نہیں رکھتا (۴) جب آریہ لوگ تبت چھوڑ کر آئے تھے۔ اسوقت اگنی وایو۔ آدتیہ۔ انگرا۔ برہما رشی جو بقول صاحب کتب اپنجلی سرشٹی میں پیدا ہوئے تھے۔ کیا وہ بھی آریہ ورت میں آئے تھے یا تبت ہی میں مر گئے تھے۔ اور کیا صرف ماتا پتا سے پیدا شدہ لوگ ہی آریہ ورت میں آگئے تھے۔ (۵) شروع دنیا میں جب رشی لوگ ویدوں کو اور ویدوں کی سائنس کو جانتے تھے اور اسکے ذریعہ وہ ہر طرح کے اسلحہ بنا سکتے تھے۔ تو پھر وہ اناڑیوں سے شکست کھا کر آریہ ورت میں کیوں بھاگ آئے تھے"۔

جواب (۱) یہ کوئی سدھانت نہیں۔ بلکہ محض آریہ سماجی ڈھکوسلہ ہے۔ اول تو مکتی ہی بنتی ہے یعنی مکتی میں جاکر جیو پھر واپس آ ہی نہیں سکتے۔ اور کوئی آریہ سماجی پنڈت اسکے خلاف ثابت نہیں کر سکتا غرض جب مکتی سے جیو واپس آتے ہی نہیں۔ تو وہ آدمی سرشٹی میں پیدا کہاں سے ہونگے؟ اور مکت جیوؤں کے علاوہ کسی دوسری طرح کے جیو بھی جوان شریروں میں اگر آدی سرشٹی میں اوپر سے نہیں ٹپکتے۔ آریہ سماجی اس گوڑھ بات کو سمجھے نہیں۔ یہ لوگ سرشٹی کا سلسلہ وار پیدا ہونا مانتے ہیں۔ مگر ان کے اس خیال پر سینکڑوں زبردست اعتراضات ہوتے ہیں۔ سرشٹی سلسلہ وار پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ یکبارگی تمام وکمال مکمل سرشٹی کی پیدائش ہوا کرتی ہے۔ اور در اصل اسکو پیدائش بھی کہنا درست نہیں بلکہ پرگٹ ہونا کہنا چاہیئے۔ یعنی جب سرشٹی کی پیدائش کا سمے آتا ہے تب برہما کو ایک سے انیک ہونے کی اچھیا ہوتی ہے۔ وہ برہما اپنی اچھیا سے ہی انیک روپ والا ہو جاتا ہے۔ اسکے برہما سے سرشٹی کا پرگٹ ہونا کہو یا برہما ہی کا ایک سے انیک روپوں میں آنا کہو اور جسطرح برہما یکبارگی ایک سے انیک روپ اربھات برہمانڈ روپ دھارن کرتا ہے۔ اسیطرح یکبارگی

وہ جب اپنے تمام روپوں کو اپنے میں سنگھار کر لیتا ہے۔ اسکا نام پرسے ہوتا ہے یہی وید آدی ست شاستروں کا سدھانت ہے۔

جواب (۲) یہ بہت باریک مسئلہ ہے مختصر یہ ہے۔ کہ استریوں کو گربھ قائم ہونے سے بچہ پیدا ہونے تک کسی دشٹ استری پُرش کو دیکھنا تک نہیں چاہئے۔ کیونکہ اسکا اثر گربھاشہ میں بالکل پر اوشیہ پڑتا ہے۔ اور پیدا ہونے کے بعد بچہ سے ویسی ہی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ ایک تو یہ صورت ہے۔ اور دوسری صورت صاف یہ ہے۔ کہ الپیادُشٹ کرمی بچہ اپنے دھرماتما پتا ہی کا نہیں ہوتا بلکہ کسی ایسے ہی آدمی کا ہوتا ہے۔

جواب (۳) اسکا جواب بھی جواب نمبر (۱) میں آگیا۔ رہا شروع دنیا میں انسانوں کا تبت میں پیدا ہونا۔ اسکا ذکر صرف ستیارتھ پرکاش میں ملتا ہے۔ اور کسی وید۔ شاستر۔ اپنشد۔ گریہ سوتر وغیرہ میں اسکا اشارہ تک نہیں ہے۔ لہٰذا یہ آریہ سماجیوں کی من گھڑت بات ہے۔ آریہ سماجیوں کو چاہیئے کہ چونکہ ان کے بزرگان سلف سب سے پہلے تبت میں پیدا ہوئے تھے۔ لہٰذا وہ اب خود بھی تبت میں جا کر رہیں۔ بھارت ورش میں باہمی نفاق نہ پھیلائیں۔

جواب (۴) اسکا جواب بھی لبشرح صدر ہے آریوں کا تبت کو چھوڑ کر ہندوستان میں آنا کسی پرمانک کتاب سے نہیں پایا جاتا۔ یہی صرف آریہ سماجی گھڑنت ہے۔ اور اگنی۔ وایو۔ آدیتہ انگرا رشی بھی آدی سرشٹی میں نہیں ہوئے۔ بلکہ موجودہ سرشٹی کے آدی پُرش شری برہماجی ہیں دیکھئے یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۵۔ اور منڈک اپنشد۔ پہلا منڈک پہلا کھنڈ۔ منتر پہلا۔ اور شوتیا شوتر اپنشد ادھیائے ۶ منتر ۱۸۔ ان تینوں منتروں میں یہی ذکر ہے۔ کہ شری برہماجی سب سے پہلے پرگٹ ہوئے اور ان سے سرشٹی کا ظہور ہوا۔ ویدوں کا پرکاش بھی دنیا میں پھیلانے والے سب سے پہلے وہی تھے۔ اور ان سے ہی سلسلہ وار بہت عرصہ کے بعد وید انگرا وغیرہ رشیوں نے پڑھے۔

جواب (۵) اسکا جواب بھی اوپر آچکا ہے۔

وید میں بارہ اوتار کچھ عرصہ ہوا کہ ایک گمنام چٹھی ہمیں اپنے لیٹر بکس سے ملی تھی۔ جو صبے بل جی آپ نے اپنے ایک لیکچر میں جو سناتن دھرم سبھا لاہور میں دیا تھا۔ الشیور اوتار کو ویدوں سے سدھ کیا تھا

مگر میرے دل میں ایک شک یہ ہے کہ بارہ اوتار ویدمیں ہے یا نہیں۔ شاید کسی اور بتی کٹ پستک میں ہوگا۔ اگرچہ وہ رتبی کرت پستک بھی پرمانک ہے لیکن آپ اگر وید سے یہ بتلائیں۔ اور لاہو کے کسی لیکچر میں اسکا ذکر کریں۔ تو بڑی اچھی بات ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنے اس لیکچر میں ویدوں سے صرف الشبور کا اوتار لینا ہی ثابت کیا تھا میں نے سنا ہے۔ کہ ویدوں میں بھگوان کرشن اور بھگوان رام چندر کے نام بھی ہیں۔ مگر میری اتنی بدھی نہیں ہے۔ کہ ویدوں کو دیکھ سکوں۔ یہ صرف سُنی ہوئی بات ہے۔ اگر ویدوں میں یہ نام بھی ہیں۔ تو کرپا کر کے اب کی مرتبہ اپنے کسی لیکچر میں یہ باتیں ویدوں سے ضرور سنائیں میں آپ کا بڑا دھنباد ادا کرونگا۔"

اس کے آخر میں صرف "آپ کا درشن ابھلاشی" لکھا ہے۔ نہ معلوم یہ کون صاحب ہیں۔

بہر حال اُن کے اس پتر کا جواب ارجن میں دیدیا جاتا ہے۔ وہ جہاں ہونگے ممکن ہے۔ کہ ان کی نظر سے بھی گذر جائیگا۔ اور اسطرح ارجن کے دوسرے ناظرینوں کو بھی فائدہ پہنچے۔

جواب۔ ویدوں میں تینوں کالوں یعنی ماضی۔ حال۔ مستقبل کے واقعات بیج روپ سے ہیں۔ مہاتما منوجی لکھتے ہیں۔

"بھوت۔ ورتمان اور بھوشیت (ماضی۔ حال۔ مستقبل) تینوں زمانوں کے حالات ویدوں میں ہیں"۔ دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۱۲ اشلوک ۹۷۔

گویا جو آئندہ زمانہ میں بعض خاص باتیں ہونے والی ہیں۔ ان کا ذکر بھی ویدوں میں ہے۔ مگر بیج روپ سے۔ چنانچہ جتنے اوتار ہوئے ہیں۔ سب کا ذکر استارتا ویدوں میں آتا ہے جنکی بابت ذیل میں چند پرمان الگ الگ درج کرتے ہیں۔

بارہ اوتار۔ چونکہ پہلے اس چھٹی میں بارہ اوتار کا ذکر ہے۔ لہذا پہلے اسی کا جواب دیا جاتا ہے دیکھئے اتھروویدکانڈ ۱۲ میں ذکر آتا ہے کہ "بارہ روپ دھاری پرجاپتی نے یہ پرتھوی اُودہار کی ہے" اسطرح شت پتھ براہمن ۱۴-۱-۲-۱۱ میں یہ آتا ہے۔ کہ پہلے پرتھوی پرادیش ماتر تھی۔ اس کا باراہ نے اُدہار کیا ہے۔ سو اسکا پتی پرجاپتی ہے۔ اسطرح شت پتھ ۱-۸-۳-۶ میں متسیہ اوتار کا ذکر ہے۔ اور صاف ثابت ہے کہ براہمن گرنتھ بھی وید ہی ہیں۔ اب رہا بھگوان رام اور بھگوان

کرشن چندر کا ذکر۔ اسکی بابت دیکھئے سام وید ۱۵-۲-۱-۳ میں صاف ذکر ہے۔ بلکہ اس منتر میں رام نام تک موجود ہے۔ اور اتھرو وید ۴-۶-۲۱ میں راون کا ذکر ہے۔ رگوید ۳-۸-۹ میں مہارانی بھگوتی سیتا کا ذکر ہے۔ اور ان سب کے نام تک ہیں۔ اور رگوید ۴-۷-۱-۹ میں سولہ کلا سمپورن بھگوان کرشن چندر کا نام معہ ان کے ذکر کے موجود ہے۔ یہ ایسی صاف باتیں ہیں۔ کہ جنکا جواب کوئی ایسا شخص تو ہرگز دے ہی نہیں سکتا۔ جو ویدوں کو سوتہ پرمان مانتا ہو۔ غرض ویدوں میں تمام اوتاروں کا مختصر ذکر آیا ہے۔ مفصل حالات معلوم کرنے کے لئے پورانوں کو بنایا گیا ہے۔ یہانتک کہ وامن اوتار بھی ویدمیں ہیں۔ چنانچہ دیکھئے یجروید ادھیائے ۵۔ منتر ۱۵ میں وامن اوتار کا ذکر ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ اب ایسے آریہ سماجی پنڈت کہ جو کسی خاص غرض سے آریہ سماج میں نہیں گئے ہیں۔ جب ویدوں میں ایسی تمام باتوں کو دیکھتے ہیں۔ تو آریہ سماج کے من گھڑت ڈھکوسلے سے انکار کر کے آریہ سماج کو تلانجلی دے رہے ہیں۔ اور جتنے دیگر پنڈت آریہ سماج میں ایسے ہی ہیں۔ وہ بھی صرف اتنے عرصہ تک آریہ سماج کے مہمان ہیں۔ کہ جبتک انہوں نے ویدوں اور شاستروں میں ان باتوں پر اچھی طرح وچار نہیں کیا ورنہ کافی وچار کرنے کے بعد جسطرح ہم نے آریہ سماج کو قریباً ۲۲ سال تک رہنے کے بعد چھوڑ دیا ہے دوسرے وچار کرنے والے بھائی بھی اسیطرح چھوڑ دینگے +

تین سوالات شریمان راج لال راجیندر کشور سنگھ جی رئیس ضلع ایبٹہ سے پوچھتے ہیں۔

(۱) بعض گئو ویں ٹٹّے کو کھا جاتی ہیں۔ کیا اسکا تعلق کسی اچھے برے زمانہ سے ہے؟

(۲) ہون وغیرہ کے وقت اور روزانہ بھی چندن لگاتے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے۔

(۳) چرس پل کا پانی پینا کسلئے ناجائز ہے؟

جواب (۱) بیشک زمانہ کا اثر پڑتا ہے آجکل کلی یگ گذر رہا ہے۔ جہاں دوسرے اتیاچار ہو رہے ہیں۔ لوگ ایشور کی ہستی سے انکاری ہیں۔ اور بہت لوگ ویدوں کے من مانے ارتھ کر کے انرتھ کر رہے ہیں سو وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ آجکل گئو ویں اپنا وشٹا (پاخانہ) کھا جاتی ہیں۔ ابھی گھور کلی یگ آئیگا۔ تو نہ معلوم کیا کچھ ہوگا۔

جواب (۲) بیشک چندن روزانہ پوجا وغیرہ کر کے لگانا چاہئے۔ اسکے فوائد اسقدر ہیں۔ کہ ان پر ایک [illegible] جا سکتی ہے۔ [illegible]

پرکاش جاگرت اوستھا میں مانتے ہیں دونوں ابروں کے درمیان رہتا ہے۔ چیدن کے لگنے سے آتما میں بھی شانتی رہتی ہے۔

جواب (۳) چمڑے کے چرس سے جو پانی کنوئیں سے نکالا جاتا ہے۔ وہ ہندوؤں کو ہرگز نہ پینا چاہئے۔ کیونکہ وہ چمڑہ بھینسے یا بھینس کا ہوتا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ کسی بھی چمڑے سے چھوا ہوا پانی پینا دہرم کے خلاف ہے:۔

سناتن دہرم اور ویدانت میں کیا فرق ہے؟

ایک صاحب جو اپنا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتے اور انکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بالکل سیدھے آدمی ہیں۔ بذریعہ خط ہم سے یہ بات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سناتن دہرم اور ویدانت میں کیا فرق ہے۔ وہ اپنے آپ کو بھگوان شنکر آچاریہ کے سدہانت کا انویائی بتلاتے ہیں۔ مگر سناتن دھرم کی بعض باتوں پر انکو شنکا ہے چنانچہ ان کے خط کا خلاصہ مطلب ظاہر کرکے ہم ذیل میں جواب دیتے ہیں۔

جواب۔ سناتن دھرم کے سدہانت اور ویدانت میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ بلکہ سناتن دہرم اور ویدانت دونوں ایک ہیں۔ ہاں اسکے نام فرق یہ ہے۔ کہ سناتن دہرم ویدوں اور اپنشدوں وغیرہ کی جن گوڑہ باتوں اور پوشیدہ بھیدوں کو ہر ایک ادہیکاری پرشوں کے جاننے کے قابل سمجھتا ہے اُس سدہانت کا نام ویدانت ہے یعنی سناتن دہرم نے ویدانت کو اونچے درجہ میں رکھا ہے۔ رہے سناتن دہرم کے باقی سدہانت۔ ان سب کو بھگوان شنکر آچاریہ نے تسلیم کیا ہے چنانچہ ایشور اوتار۔ مرتک شرادھ۔ مورتی پوجا۔ تیرتھ پوجا۔ آواگون یاتی یہ اناہ برتیا۔ جیو برہم کا بھید وغیرہ سب باتوں پر بھگوان شنکر نے اپنے بھاشیہ میں بخوبی بحث کی ہے۔ اور ان سب کو درست تسلیم کیا ہے کیونکہ یہ ویدادی ست شاستروں کے سدہانت ہیں شنکر بھگوان ان سے کسطرح انکار کر سکتے تھے۔ یہانتک کہ شنکر بھگوان نے پورانوں کو بھی پرمان مانا ہے۔

اور کسی جگہ پورانوں کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ بلکہ انکی کتابوں میں پورانوں کے پرمان بہت ملتے ہیں۔ آپ کے مختصر سوال کا مختصر جواب ہے اگر کوئی خاص وشیہ پر آپکو شنکا ہو تو لکھئے تاکہ اسکا مفصل جواب دیا جائے دہرم کے متعلق کسیطرح کا شک اپنے دل میں نہ رکھنا چاہئے اس سے کئی طرح کی خرابیاں پیش آتی ہیں۔ اسیطرح بعض وقت بھیانک دلیل کو سنکر ہی بعض لوگ اپنا دہرم چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ آریہ سماج میں بہت آدمی ایسی ہی غلط دلیلوں پر ایمان لاکر

ادم ہری

ارجن لاہور

بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء

ارجن کے اصلی روپ دھارن کرنے پر مبارکباد ولکھا سلسلہ

یہ تو ہم شروع میں صفحہ ۳ پر لکھ چکے ہیں۔ کہ ارجن کو اصلی روپ دھارن کر کے دہرم روپی میدان میں آنے کی ضرورت کس لئے پیش آئی ہے۔ اب ہم ان سچے دہرم پریمیوں کا سچے بھاؤ سے دھنیاواد کرتے ہیں کہ جنہوں نے ارجن کے اصلی روپ میں آنے کی خبر سنتے ہی ہمارے پاس مبارکبادی کے خطوط بھیجکر اپنے سچے دہرم بھاؤ کا اظہار کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔ ایسے صاحبان میں بہت سے معزز پنڈت اور سناتن دہرم سبھاؤں کے منتری و پردہان ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھائی بھی ہیں۔ کہ جو میدان جنگ میں فوجی خدمات سرانجام دینے اور اپنے البتور روپ شہنشاہ جارج پنجم بہادر کے نام پر بڑے جوش وفاداری سے دشمنان امن کے ساتھ سینہ سپر ہو کر معرکہ آرائی کرنے کے لئے گئے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی جب انہوں نے بعض اخبارات کے ذریعہ ارجن کے اصلی روپ میں نکلنے کی خبر سنی۔ تو انکو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور انہوں نے مسرت سے لبریز خطوط ہمارے پاس بھیجے۔ خود خریدار ہونے اور دوسروں کو خریدار بنانیکا وعدہ کیا ہے۔ ایسے خطوط بصرہ اور انڈین فیلڈ ملک یونان وغیرہ سے موصول ہوئے ہیں۔ ہم اپنے ان بھائیوں کے پریم کا بڑا دھنیاواد کرتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی ہم سناتن دہرم سبھاؤں اور دیگر سناتن دہرمی بھائیوں سے زوردار الفاظ میں ایک بار پھر نویدن کرتے ہیں۔ کہ آپ صاحبان کے زور دینے اور بار بار لکھنے پر ہم نے ایسی حالت میں ارجن کو میدان میں لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ جبکہ جنگ کی وجہ سے کاغذ اور پریس کا تمام سامان سخت گراں ہے۔ اور اسپر بھی ہم نے سالانہ قیمت بہت کم یعنی صرف

ڈہائی روپیہ رکھی ہے۔ جو ارجن کے اسقدر صفحوں اور سلائی کٹائی وغیرہ کے خرچ کے لحاظ سے بہت کم ہے ہم چاہتے ہیں۔ کہ ارجن سناتن دہرمی دنیا کی ایک زبردست تنکی ہے۔ تاکہ یہ سناتن دہرم کی سیوا نہایت مستعدی و گرمجوشی کے ساتھ کرتا ہوا مخالفین کے حملوں کا زبردست جواب دیتا رہے۔ تاکہ مخالفین اپنے کمزور اور من گھڑت سدہانت سے متنفر ہو کر اپنے بزرگان سلف کے اسی سب سے پراچین دہرم میں پھر واپس آ جائیں۔ جسکو سناتن دہرم کہتے ہیں۔ ارجن اس ضروری کام کو جس سرگرمی سے انجام دیگا۔ اسکا اندازہ آپ ماہ ستمبر کے اس ایک ہی پرچہ سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ اور اگر آپ اس کے خریدار بنانے کی اسقدر کوشش کریں کہ ماہ اکتوبر کا ارجن دو چند تعداد میں چھپوایا جائے۔ تو ہم آئندہ ماہ کے ارجن کے صفحے اور بھی زیادہ کر کے اسکو آپکے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کرینگے۔ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا اب آپ اپنا فرض ادا کریں۔ جو صرف ارجن کے لئے خریدار بڑھانا ہے اور جن صاحبان نے پچاس پچاس۔ دس۔ دس۔ پانچ پانچ اور اسیطرح کم و بیش خریدار دینے کے وعدے کئے ہیں۔ وہ جلد اپنے وعدوں کو پورا کریں ::

آریہ سماج کے کیمپ میں ہلچل } جب سے ہم نے آریہ سماج کو اسکا کپول کلپت سدہانت دیکھ کر چھوڑا ہے۔ تب سے ہم سناتن دہرم کے پرچار میں مصروف ہیں۔ اس عرصہ میں ہمیں بہت جگہ سناتن دہرم سبھاؤں نے اپنے سالانہ جلسوں وغیرہ پر بلایا۔ اور بہت جگہ آریہ سماج سے ہمارے شاستر ارتھ ہوئے جن میں آریہ سماجی پنڈتوں کو ایسی گہور پراجے ہوئی ہیں۔ کہ انکی وجہ سے آریہ سماج کے کیمپ میں ابھی تک ہلچل جاری ہے۔ اس عرصہ میں ہم نے اسلام نگر ضلع بدایوں۔ سرینگر ریاست کشمیر۔ کیرت پور ضلع بجنور ادہم پور ریاست جموں اور کنجپورہ ضلع کرنال وغیرہ بہت جگہ نئی سبھائیں قائم کیں۔ اور شہر منٹگمری وغیرہ کئی مقامات میں برائے نام سبھاؤں کو ہم نے جیوت (از سر نو قائم) کیا۔ چونکہ سناتن دہرم کالج کو جلد مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ لہذا صوبہ پنجاب کے شہر جہلم اور منٹگمری وغیرہ میں کئی جگہ ہم نے کالج کے لئے چندہ جمع کرنے کے متعلق وہاں کے معززین کی سب کمیٹیاں قائم کیں۔ جہاں عنقریب ڈیپوٹیشن جائینگے غرضیکہ اس تھوڑے سے ہی عرصہ میں اسقدر کام ہوا ہے جو اگرچہ وہ ہمارے نقطہ خیال سے بالکل معمولی ہی ہے۔ اس سے ہی آریہ سماجی کیمپ کی کمزور دیواریں بید مجنوں کی طرح لرزاں ہو رہی ہیں۔ حالانکہ مستورحال ابھی اس شعر کے مصداق ہے ؎

بیان دردِ جگر پر بھی آپ گھبرائے :: ابھی تو شرحِ دلِ بیقرار باقی ہے

آریہ سماجی بھائی ابھی نیل دیکھیں نیل کی دھار دیکھیں۔ اور دیکھیں کہ ابھی دیکھتے دیکھتے انہیں اور کیا کچھ دکھائی دینا ہے۔ یہ تو ہماری زبان ہی کا کام تھا قلم تو اب اٹھا ہے ::

آریہ سماجک اخبارات کی غلط بیانیاں

جب سے ہم نے آریہ سماجکو چھوڑ کر سناتن دھرم رد کی میدان میں نکلکر آریہ سماجوں کو للکارا ہے اور اس اثنا میں بہت جگہ بڑے بڑے آریہ سماجی پنڈتوں نے شاستر ارتھوں میں ہم سے شکست پر شکست کھائی ہیں۔ تب سے سخت پریشان و بدحواس ہو کر آریہ سماجی اخبارات نے ہمارے خلاف طرح طرح کی دروغ بیانیوں کا طوفان برپا کر رکھا ہے۔ کیونکہ سخت و سست الفاظ کہنے اور گالیاں دینے کے سوائے اور ان کے پاس رکھا ہی کیا ہے۔ ہم نے بعض دوسرے اخبارات کے ذریعہ چند مرتبہ ایسے لوگوں کو آگاہ کیا کہ دیکھو ان شرافت چھوڑ کر درجۂ انسانیت سے گرنا داخل انسانیت نہیں۔ ورنہ مجبور ہو کر ہم بھی قلم پکڑینگے پھر بڑی مشکل پڑیگی۔ مگر یہ لوگ ان باتوں کو خاطر میں نہ لائے۔ اب ہم ان اخبارات کے ایڈیٹران کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر کچھ قابلیت کا گھمنڈ ہے۔ اگر وہ کچھ زور قلم رکھتے ہیں۔ اگر کچھ ان میں آتمک شکتی ہے۔ تو اب ذرا لکھ کر دکھلائیں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ ہمارا قلم ان کے حواس خمسہ کو کسطرح جلد درست کرکے دکھاتا ہے بقول سوداؔ کے

سنبھل کے رکھنا قدم دشتِ نجد میں مجنوں :: کہ اس دیار میں سوداؔ برہنہ پا بھی ہیں

ان اخبارات میں آریہ گزٹ اور پرکاش لاہور خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اور ان میں ایڈیٹر اخبار پرکاش کا درجہ اول ہے۔ کیونکہ وہ اپنے زمانہ نوجوانی سے ہی اس قسم کی چھیڑ چھاڑ وغیرہ میں امتحان درجۂ اول پاس کئے ہوئے ہے۔ اس شخص نے بہت زیادہ اور دوسرے درجہ پر آریہ گزٹ نے ہمارے خلاف ایسے ناشایستہ الفاظ سے پر مضامین شائع کئے ہیں۔ کہ جو اس درجہ سے بڑھ کر سخت دریدہ دہانی کی حد سے بھی گذر گئے ہیں۔ جب کبھی کسی جگہ آریہ سماجی پنڈت نے شاستر ارتھ میں ہم سے زک کھائی۔ ان اخبارات نے ہمیں بے تحاشا گالیاں دے دیکر کوسنا شروع کر دیا ہمیں اسلئے برا نہیں معلوم ہوتا۔ کہ یہ لوگ اور ان کے اخبارات ہمیں دروغ بیانیوں سے لبریز مضامین شائع کرنے والے ہمارے خلاف غیر مہذبانہ طریق سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ ہمیں اسوجہ سے ناگوار گذرتا ہے کہ اسطرح یہ لوگ خواہ مخواہ اپنے آتما کا ہنن کرتے ہیں

ورنہ ان کی آہ وزاری سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا۔ تاہم اس خیال سے آئندہ جب کبھی کچھ لکھینگے۔ وہ محض ان لوگوں کے اخلاق اور دھارمک سدھار کے لئے۔ تاکہ یہ لوگ آئندہ اور کسی کی بابت بھی دروغ بیانی کر کے اپنے دھرم اور اخلاق کو کمزور نہ بنائیں۔

ایڈیٹر پرکاش کو بہت باتوں میں کمال ہے جنمیں سے دروغ گوئی تو اسکا حصہ ہے۔ اور اتفاق سے اسکو بعض نامہ نگار بھی ایسے ہی ملگئے ہیں۔ چنانچہ ماہ جولائی کے ایک پرچہ پرکاش میں اسنے کسی نامہ نگار کی چٹھی شائع کی ہے۔ اسمیں ہمارے پارسال قیام کشمیر کے متعلق مختلف بے سروپا امور بیان کئے ہیں۔ سب سے پہلے لکھا گیا ہے۔ کہ ہم نے پارسال سرینگر کشمیر میں سوامی دیانند اور آریہ سماج کو اپ شبد کہے۔ بس ہمارا صرف یہ قصور ہے جس پر پرکاش میں نہایت بیہودہ دروغ بیانیوں سے بھرا ہوا مضمون شائع ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ پارسال سرینگر کشمیر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا۔ ہم سرینگر پہلے سے گئے ہوئے تھے۔ سماج کے جلسہ میں ایک آریہ سماجی اپدیشک نے بھگوان شنکر اچاریہ کی شان عالی میں نہایت نالائق الفاظ کہے جسپر وہاں کی ہندو آبادی میں سخت جوش پیدا ہو گیا۔ یہانتک کہ شری مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر بھی بہت ناراض ہوئے۔ سناتن دھرم سبھا نے پرچار کا سلسلہ شروع کیا۔ اور اسی سلسلے میں ہمارے لیکچر ہوتے رہے جنمیں ہم نے نہایت متانت کے ساتھ صرف سدھانت کو لے کر آریہ سماج کے کپول کلپت سدھانت کے پرخچے اڑا لئے۔ اور بھگوان شنکر اچاریہ کی ویدانت فلاسفی کا منڈن کیا۔ ہم نے شاستر ارتھ کے لئے بھی چیلنج دیا۔ مگر کوئی مائی کا لال سامنے نہ آسکا۔ اسکے بعد ہم نے شری شنکر مٹھ سرینگر کشمیر میں ویدانت پرچارنی سبھا قائم کی۔ اسکے جلسوں میں ہمارے اور کشمیر کے پرسدھ پنڈتوں کے لیکچر ہوئے۔ اسی سلسلہ میں پارسال ہی سناتن دھرم سبھا مندر کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تجویز ہوئی تھی۔ چنانچہ اب شری مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر نے وہ سنگ بنیاد بڑی دھوم سے اپنے دست مبارک سے رکھدیا ہے۔ گویا اسطرح پارسال کشمیر میں آریہ سماج کا قافیہ ہم سے تنگ آگیا تھا۔ جسکا بعض آریہ سماجک اخبارات میں ابھی تک رونا رویا جاتا ہے۔ چونکہ ہمارے پاس ہر گو سنگھنا ہے لہذا ہم نے پارسال کشمیر میں بہت لوگوں کو انکی جنم کنڈلیاں دیکھ کر اس سے انکی عمر کے حالات بھی بتلائے یعنے اسکی بابت اخبار پرکاش کے شائع شدہ مضمون میں مذکورہ بالا واقعات سے پریشان ہوکر بیان [illegible] دروغ گوئی سے کام لیا گیا۔ کہ راج [illegible] کے پاس ہر گو سنگھنا نہیں۔ بلکہ لاہور کے پنڈت شو لو بیال وغیرہ

کی بنائی ہوئی گرہ پھل کی پستکیں تھیں وغیرہ۔

ہم ایسی سنزنا یا غلط تحریرات پر ایڈیٹر پرکاش کے حواس خمسہ درست کر سکتے ہیں لیکن ہم کسی مرد کے مقابلہ میں کھڑا ہونا مناسب سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر پرکاش کو صرف اس قدر جتلا دینا ہی مناسب ہے کہ وہ اپنی جنم پتری ہمارے پاس لیکر آئے ہم اس کی تمام عمر کے حالات بھرگو سنگتا سے اس کے سامنے بتائینگے اور بھرگو سنگتا کے بھی درشن کرائینگے اگر حالات درست نکلیں تو اس کا دہرم ہوگا کہ وہ آریہ سماج کو چھوڑ کر سناتن دہرم کی شرن میں آجاویگے ادھر پنڈت دیویدیال جی جیوتشی لاہور کی کتابوں کا وہ ہمارے پاس ہونا بتلاتا ہے اُن ہی پنڈت دیویدیال جی جیوتشی نے بھی اپنی جنم کنڈلی ہمارے پاس بھرگو سنگتا سے اپنے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجی ہے جو ہمارے دفتر میں موجود ہے۔ کاش اب ایڈیٹر پرکاش آپ خجالت میں غرق ہو جائے۔

سناتن دہرم سبھاؤں کیلئے اپدیشکوں کا انتظام

سناتن دہرم سبھاؤں کو اپنے سالانہ جلسوں پر قابل اُپدیشکوں کے انتظام میں اکثر مرتبہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور دراصل یہی وجہ ہے کہ سناتن دہرم کا پرچار اس سرگرمی سے نہیں جیسے کہ آریہ سماج وغیرہ سوسائٹیوں کا ہے لہذا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اپدیشکوں کا کامل انتظام ہونا چاہئے۔ اس کی بابت ہم سردست صرف اس قدر لکھنا چاہتے ہیں کہ جب تک سناتن دہرم پرتی ندہی سبھا امرتسر اور پنجاب منڈل قریباً ایک نہیں ہوتے۔ اس وقت تک سناتن دہرم سبھائیں پرتی ندہی سبھا امرتسر اور پنجاب منڈل کے اپدیشکوں کو بلائیں اور ان کے علاوہ ادھر جس قدر ضرورت ہو اسکی بابت ہمیں لکھیں ہم نے پرچار کی ضرورت کو محسوس کر کے کئی قابل اُپدیشکوں و ودوان پنڈتوں سے پریرنا کر کے پرچار کیلئے آمادہ کر لیا ہے بعض لوگ خاص پردوں میں چھپ کر سناتن دہرم سبھاؤں میں پرائیویٹ اور خفیہ چٹھیاں بھیجکر ان کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہوئے ایک پتا اڈمیر جہاں ہیں سبھاؤں کو ایسے خفیہ خطوط کا کوئی جواب نہ دینا چاہئے۔ سب سے پہلی ضروری بات سبھاؤں کے سامنے یہ ہے کہ وہ پرتی ندہی سبھا امرتسر اور پنجاب منڈل کو ایک کرنیکی کوشش کریں تاکہ تمام پنجاب کی سبھاؤں کی ایک سبھا بن جائے اور تمام سبھائیں ایک انتظام کی لڑی میں پروئی جا سکیں اس کے بعد پنجاب میں پرچار کا سلسلہ

قابل اطمینان صورت میں ہو جائیگا اس کے علاوہ اگر کوئی اور شخص کوئی نیا جال بچھانا چاہئے تو سمجھاؤں کو اس میں پھنسنے سے بچنا چاہئے - ایڈیشنوں کے علاوہ عمدہ بھجن منڈلیوں کا بھی ہم بہترین انتظام کر سکتے ہیں -

ویدک ودیالہ عرصہ سے ہمارا خیال ایک ایسے ودیالہ کی قائمی کا تھا جس میں ویدک پستکوں اور دیگر مت متانتروں کی تعلیم دیکر ایسے ودیارتھی پیدا کئے جائیں کہ وہ جہاں سناتن دھرم کے سدھانت سے واقف ہوں وہاں دوسرے متوں کے اصول بھی جان جائیں اور پھر سرگرمی سے ملک میں دھرم پرچار کریں اس کے لئے تھوڑا سا سرمایہ بھی ہم نے جمع کیا تھا چنانچہ اس کا سلسلہ کچھ عرصہ سے شروع کر دیا گیا ہے سردست وو ودیارتھیوں کو تیار کیا جا رہا ہے جن میں ایک پراگیہ پرکیشا پاس ہے آئیندہ پرچہ میں اس ودیالہ کا مکمل کورس وغیرہ پبلک کے سامنے رکھا جائے گا -

دو آریہ سماجی ٹرکٹیوں کا جواب اکی مرتبہ ارجن میں جو چند کتابوں کے کھنڈن منڈن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے انکی الگ الگ مجموعہ سکا لکھنے اور ارجن کے اصلی روپ میں آنے کی ضرورت وغیرہ پر کئی صفحے زیادہ خرچ ہو گئے اس لئے کسی آریہ سماجی وغیرہ ٹریکٹ کا جواب نہیں دیا جا سکا لہذا آئندہ ماہ کے ارجن میں آریہ سماج کے حسب ذیل دو ٹریکٹوں کا مکمل جواب ہوگا - یعنے اول ستیے میمانسا کی (۲) نیوگ کے موجد کون تھے - آریہ سماجی اس کے جواب الجواب کیلئے تیار رہیں -

آریہ سماج کا سویمبھو سنیاسی لالہ منشی رام سابق گورنر گورو کل کانگڑی کا یہ سویبھاؤ کہا گیا ہے کہ وہ اپنی برابر کسی کو نہیں سمجھتے چہ جائیکہ وہ کسی کو اپنا گورو بنائیں - چنانچہ آپ سنیاسی ہوئے مگر شاستر اور خود سوامی دیانند کی سنسکار ودھی کے ودہان کے خلاف - نہ آپ نے کسی سے دیکھشا لی - نہ کسی گورو نے سب کام آپنے خود ہی کیا اور سوامی شردھانند نام بھی خود ہی رکھ لیا اسکو کہتے ہیں سویمبھو سنیاسی! ہم کہیں ورش کی آریہ سماجوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ بتائیں لالہ منشی رام کونسے شاستر اور وید کے مطابق سنیاسی ہوئے ہیں اور سیاہمن نے سو ایسے اور کسی مسلمان کو شدھ کرنے کی اجازت کہاں ہے کیا وہ خود ساختہ سنیاسی نہیں ہیں ؟ ایسی حالت میں سماجی اخبارات انکو "شری ۱۰۸" اور "سوامی" لکھکر ان الفاظ کی ہتک کیوں کرتے ہیں - مگر ان اخبار والوں کو "۱۰۸" وغیرہ کے مطلب کا پتہ نہیں مفصل آئندہ لکھیں گے

دَہارِ مک جگت سناتن دہرم سبھا مگھیانہ جھنگ کے سالانہ جلسہ پر سبھا کی طرف ہم نے آریہ سماج سے پانچ گھنٹہ تک شاسترارتھ کیا جس سے آریہ سماج کا قافیہ تنگ ہو گیا اس کا اس قدر اثر پڑا کہ ہمارے پاس اب وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں سناتن دہرم یووک سبھا قایم ہو گئی ہے جس کے پچاس ممبر ایک ہی ہفتہ میں ہو گئے۔

سناتن دہرم کمار سبھا کیمبل پور کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶- اگست کو بڑی دہوم دہام سے ہوا ہم بھی گئے تھے۔ سبھا مندر کے ہال کے لئے ہم نے اپیل کی - ایک آریہ سماجی نے چند شنکائیں کیں ان کا اثر ہم نے دیا پھر ایک آریہ سماجی پنڈت سے ایشور کے ساکار نراکار ہونے پر شاسترارتھ ہوا۔ سبھا کی طرف ہم تھے۔ ہم نے سینکڑوں پرمان اور دلایل سے ثابت کر دیا آریہ سماجی پنڈت کو سخت پریشانی پیش آئی اور آخر کار لاجواب ہو کر قایل ہو گیا -

سناتن دہرم سبھا کوئٹہ (بلوچستان) کا سالانہ جلسہ ۳۰ر اگست سے ۱ر ستمبر تک بڑی شان سے ہوا سبھا نے ہمیں بھی بلایا تھا جلسہ بڑی کامیابی سے ختم ہوا کئی ہزار چندہ ہوا۔ سبھا کے کارکن سیٹھ خوب چند جی - گوسائیں پرانند جی وغیرہ بڑی سرگرمی سے مصروف رہے -

سناتن دہرم سبھا بدھر ضلع انبالہ کا سالانہ جلسہ ۱۱ تا ۱۳ر اکتوبر ہونے والا ہے -

سناتن دہرم کمار سبھا انوپ شہر کا سالانہ جلسہ ۲۹ر ۳۰ر ستمبر و یکم اکتوبر کو ہوگا -

سناتن دہرم کمار سبھا چندوسی کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ر ستمبر کو ہوگا -

سناتن دہرم سبھا ... ضلع سہارنپور کا خاص دہرم پرچار جلسہ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ر نومبر کو ہوگا- آریہ سماجی تیار رہیں -

سناتن دہرم سبھا ریاست کنج پورہ ضلع کرنال کا پہلا سالانہ جلسہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں بڑی شان سے ہوا نواب صاحب کنج پورہ کی زیر صدارت آریہ سماج سے ہمارا شاسترارتھ ہوا جس کی وجہ سے آریہ سماجی حلقہ میں ابھی تک ہلچل پڑی ہوئی ہے - امید ہے کہ ضلع کرنال میں اب آریہ سماجی لوگ کبھی شاسترارتھ کا نام نہ لینگے -

نوٹ - اس سلسلہ میں سناتن دہرم سبھاؤں کے جلسوں وغیرہ کے حالات بھیجا کرینگے سبھاؤں کو اپنی کارروائی بھیجتے رہنا چاہئے -

ہے بوتل جو اٹھی لگاتے ہی مہکی زلف معنبر اور
ستم مظہر تیرے شیشے میں پھولوں کی کیاری ہے

دماغی کام کرنے والوں کے واسطے ایک عجیب و غریب تحفہ

خوشبودار روغن گلفام مقوی دماغ

جو جڑی احتیاط سے طبی اصول کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔ اور علاوہ خوشبودار ہونے کے نہایت مقوی دماغ ہے۔ ایک مرتبہ لگانے سے تین یوم تک اس کی بھینی بھینی خوشبو سے دماغ معطر رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وکیلوں۔ بیرسٹروں۔ ٹیچروں۔ طالب علموں نے خاص کر اس کو پسند فرمایا ہے اور دوسرے کسی روغن کو استعمال ناپسند نہیں فرماتے جن صاحب نے ایک مرتبہ اس کو منگایا وہ ہمیشہ کے لئے خریدار بن گئے۔ آپ اس کو ضرور ایک مرتبہ منگا کر ہماری محنت کی داد دیں۔ امید ہے کہ اس کے استعمال کے بعد اور کسی روغن کو استعمال نہ فرمائینگے درد سر۔ نزلہ زکام۔ سر کا چکر کھاتا اور بھاری رہنا اسکے استعمال سے قطعاً دور ہو جاتا ہے تجربہ شرط ہے باوجود ان اوصاف کے قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

سرخ رو بعد از غسل اس دواء کے دو قطرے چہرے پر ملنے سے جھریاں دور چہرہ بارونق اور خوشنما ہو جاتا ہے۔ علاوہ ان اوصاف کے سردی گرمی سے جو جلد پر بدنما داغ پڑ جاتے ہیں سب اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

سدا رعنا بعض دفعہ چہرے پر بدنما داغوں کے پیدا ہونے سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ اس کے لگانے سے کیل چھائیاں۔ کاف [illegible] وغیرہ دور ہو کر چہرہ مانند گلاب کے پھول کے خوشنما ہو جاتا ہے باوجود ان اوصاف کے قیمت صرف [illegible]

ملنے کا پتہ شفاخانہ حاجی الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء شہنشاہی سند یافتہ موچی دروازہ لاہور

مفت!

حکمت کا نصیحت آموز سچا رسالہ جو دنیا داری کے قواعد کا سبق دیتا ہے

(مع چند اور کے)

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں اسکے اندر جوانی دیوانی کا پورا فوٹو کھینچا ہے غلط کاریوں کے نقصانات پر مکمل بحث کی اور جماع وغیرہ کے قواعد کا بیان کیا ہے۔ اس کے اندر قواعد علاج بھی درج ہیں۔ حاجت مندوں کو مفت بھیجا جاوے گا۔

رسالہ امرت اسمیں کوہی نور دو ید بھوشن جناب پنڈت ٹھاکردت شرما دید کی مشہور ایجاد امرت دھارا کا مفصل بیان ہے۔ امرت دھارا نے اسقدر نام پایا ہے کہ اس کارخانہ کیواسطے تین لاکھ روپیہ کی لاگت کا ایک عالیشان مکان موسومہ امرت دھارا بھون تیار ہوا ہے جسکی رسم افتتاح جناب ایف ڈبلیو کیمبو صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کے مبارک ہاتھوں سے ادا ہوئی تھی۔ امرت دھارا کارخانہ کیواسطے ایک خاص ڈاک خانہ امرت دھارا ڈاکخانہ محکمہ ڈاک نے کھولا ہے۔ امرت دھارا بھون کے ساتھ کی سڑک کا نام کمیٹی نے امرت دھارا سٹرک رکھا ہے۔ امرت دھارا تقریباً کل امراض کا حکمی علاج ہے کھانے اور لگانے دونو کام آتی ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے ۲؍۸ نمونہ صرف آٹھ آنے ۸؍ ایک بار ضرور آزمانا چاہئے مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت بھیجا جاتا ہے۔

فہرست ادویات امرت دھارا اوشدھالیہ (ایکارک اوشدھالیہ) میں علاوہ امرت دھارا کے چار سوسے زاید ادویات اور تیار رہتی ہیں مشہور ادویہ کی فہرست مفت بھیجی جاویگی۔ اسکے علاوہ فہرست کتب بھی ہے جو نیز بیان کردی نور دو ید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما دید ۲ درجن سے زاید عام فہم طبی کتب کے مصنف ہیں۔

دیش اپکارک اردو اس نام کا ایک ہفتہ وار (ہندی پندرہ روزہ ہے) طبی اخبار شرمیان پنڈت جی کی قلم سے نکلتا ہے قیمت سالانہ ہے۳ ششماہی ۱؍۸ سہ ماہی بارہ آنے ۱۲؍ نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے۔

وید امرت یہ ماہوار چھوٹا سا طبی رسالہ تندرستی صحت کے اصولوں کو سکھلانے والا ہے قیمت صرف ۸؍ سالانہ ہے۔ اور نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا کل اکیلے ہی کارڈ سے منگوا سکتے ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ

امرت دھارا آر برانچ لاہور